بدھ 22 مئی 2002ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

C.P.L 61 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ 22 مئی 2002ء 9 ربیع الاول 1423 ہجری - 22 ہجرت 1381 ھش جلد 52-87 نمبر 114

خدائی خلعت

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا:-

یقیناً اللہ تعالیٰ تجھے ایک قمیص پہنائے گا اور اگر منافقین تجھ سے اس قمیص کے اتارنے کا مطالبہ کریں تو اسے ہرگز نہ اتارنا یہاں تک کہ تم مجھ سے آن ملو۔ یہ بات حضورؐ نے تین دفعہ فرمائی۔

(مسند احمد - حدیث نمبر 23427)

ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے

میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کے مظہر ہونگے

حضرت مسیح موعود کی طرف سے قدرت ثانیہ کے ظاہر ہونے کی پیشگوئی کا پرشوکت اعلان

ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائیگا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائیگی۔

اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 ص 306، 307)

مرتبہ: محمد محمود طاہر صاحب

قدرت ثانیہ کے چاروں مظاہر کے مختصر سوانح اور کارناموں کی جھلکیاں

حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاول

آپ کی پیدائش 1841ء میں بھیرہ میں ہوئی۔ آپ کے والد کا نام غلام رسول صاحب اور والدہ کا نام نور بخت صاحبہ تھا۔ آپ نسبی لحاظ سے فاروقی قریشی ہیں۔ ریاست جموں میں شاہی طبیب رہے۔ 1885ء میں پہلی بار قادیان آئے۔ 23 مارچ 1889ء کو سب سے پہلے بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ 1893ء میں مستقل طور پر امام الزمان کے حکم سے قادیان میں فروکش ہوئے۔ حضرت مسیح موعود کے ارشاد پر متعدد کتب تصنیف فرمائیں۔ خلافت سے قبل جلسہ سالانہ پر تقاریر اور جماعتی امور میں نمایاں خدمات کی توفیق ملی۔ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد 27 مئی 1908ء کو احباب جماعت نے متفقہ طور پر خلیفۃ المسیح الاول کی حیثیت سے آپ کی بیعت کی۔

خلیفۃ المسیح بننے کے بعد آپ نے اپنی بھیرہ کی جائیداد صدر انجمن کے نام ھبہ کر دی۔ درس قرآن کا مستقل سلسلہ جاری کیا۔ بیت نور کی تعمیر ہوئی۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور بورڈنگ کی تعمیر ہوئی۔ چوہدری فتح محمد سیال صاحب کو قیام مشن کے لئے انگلستان بھجوایا۔ قادیان میں دارالضعفاء کا قیام ہوا۔ مربیان کلاس کا اجراء کیا گیا۔ جلسہ ہائے سالانہ پر روح پرور خطاب کئے۔ حضرت مسیح موعود کی کئی غیر مطبوعہ کتب کی اشاعت ہوئی۔ استحکام خلافت کے لئے موثر اقدامات کئے۔ ہندوستان میں دعوۃ الی اللہ کے لئے مربوط مساعی شروع ہوئی۔ 14 مارچ 1914ء کو آپ کی وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں حضرت مسیح موعود کے مبارک پہلو میں تدفین ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی ساری زندگی توکل علی اللہ، عشق قرآن، عشق رسول اور اطاعت امام سے عبارت ہے۔ تصدیق براہین احمدیہ، فصل الخطاب، نورالدین اور حقائق الفرقان (مجموعہ تفاسیر) آپ کی مشہور کتب ہیں۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

20 فروری 1886ء کی پیشگوئی پسر موعود کے مطابق آپ کی ولادت 12 جنوری 1889ء کو ہوئی۔ آپ نے 1900 میں انجمن تشحیذ الاذہان کی بنیاد رکھی۔ 1906ء میں مجلس معتمدین کے ممبر بنائے گئے۔ اسی سال جلسہ سالانہ پر تقریر کی اور رسالہ تشحیذ الاذہان جاری کیا۔ 1912ء میں حج کی سعادت حاصل کی۔ 1913ء اخبار الفضل جاری فرمایا۔ 14/مارچ 1914ء کو آپ کا انتخاب بطور خلیفۃ المسیح الثانی ہوا۔ آپ نے 1944ء میں مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔

آپ نے 1919ء میں انجمن میں نظارتیں، 1922ء میں مجلس شوریٰ اور لجنہ اماء اللہ کا قیام فرمایا۔ 1928ء جامعہ احمدیہ 1938ء میں خدام الاحمدیہ جب کہ 1940ء میں انصاراللہ اور اطفال الاحمدیہ کا قیام فرمایا۔ تحریک جدید 1934ء اور وقف جدید 1957ء میں جاری فرمائی۔ آپ نے اپنے 52 سالہ دور خلافت میں 100 سے زائد تحریکات جاری فرمائیں 46 ممالک میں احمدیہ مشنوں کا قیام اور 311 بیوت الذکر تعمیر ہوئیں۔ 164 مربیان بیرون ممالک گئے، 16 زبانوں میں قرآن کا ترجمہ، 24 ممالک میں 74 تعلیمی ادارے، 28 دینی مدارس اور 17 ہسپتالوں کا قیام ہوا۔ 40 کے قریب اخبارات و رسائل جاری ہوئے۔ آپ کی تصنیفات کی تعداد 225 ہے۔ تفسیر کبیر 10 ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ جماعت پر آپ کا عظیم احسان 1948ء میں مرکز احمدیت ربوہ کا قیام ہے۔ تقسیم ہند اور آزادی کشمیر کے موقع پر شاندار ملی خدمات کی توفیق پائی۔ آپ نے اپنی تصنیفات کی صورت میں علمی خزانہ چھوڑا جو اب انوار العلوم کے نام سے متعدد جلدوں میں شائع ہو رہا ہے۔ 7/8 نومبر 1965ء کی درمیانی شب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث

آپ کی پیدائش حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاں 16/نومبر 1909ء کو قادیان میں ہوئی۔ 13 سال کی عمر میں قرآن حفظ کیا۔ گریجوایشن کے بعد چار سال تک انگلستان میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ 1939ء میں پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان اور 1944ء میں پرنسپل تعلیم الاسلام کالج مقرر ہوئے۔ 1939ء تا 1949ء تک صدر خدام الاحمدیہ جب کہ 1954ء تک حضرت مصلح موعود کی صدارت میں نائب صدر رہے۔ تقسیم ہند کے بعد فرقان بٹالین میں خدمات بجالائے۔ 1953ء میں اسیر راہ مولیٰ کا اعزاز پایا۔ 1954ء میں صدر انصار اللہ اور 1955ء میں صدر، صدر انجمن احمدیہ مقرر ہوئے۔ 8/نومبر 1965ء کو آپ کا انتخاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی حیثیت سے ہوا۔

دسمبر 1965ء میں فضل عمر فاؤنڈیشن قائم کی۔ 1966ء میں نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی کا قیام کیا۔ آپ نے بیرون ممالک کے کل سات دورے کئے۔ 1974ء میں آپ نے قومی اسمبلی میں 52 گھنٹے تک جماعت احمدیہ کا موقف بیان کیا۔ 1980ء میں بیت بشارت سپین کا سنگ بنیاد رکھا۔ مرکز میں گیسٹ ہاؤسز کی تعمیر ہوئی اور تفسیر حضرت مسیح موعود کی اشاعت ہوئی۔ آپ کی اہم تحریکات میں نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم، صد سالہ جوبلی منصوبہ، وقف عارضی، اشاعت قرآن، طلبہ کے لئے تعلیمی منصوبہ شامل ہیں۔ آپ کے دور خلافت میں کئی نئے ممالک میں احمدیت کا پیغام پہنچا، بیسیوں بیوت الذکر اور مشن ہاؤسز کی تعمیر ہوئی۔ متعدد زبانوں میں تراجم قرآن ہوئے۔

آپ کی معروف کتب میں امن کا پیغام، تعمیر بیت اللہ کے 23 مقاصد، قرآنی انوار، اسلام مذہبی آزادی اور آزادی ضمیر کا ضامن ہے، شامل ہیں۔ مورخہ 9 جون 1982ء کو 73 سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

آپ کی ولادت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاں 18/دسمبر 1928ء کو ہوئی۔ ابتدائی تعلیم کے بعد حصول تعلیم کیلئے برطانیہ گئے۔ آغاز وقف جدید سے انتخاب خلافت تک وقف جدید کی بے پناہ خدمات سرانجام دیں۔ خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ مرکزیہ کے صدر کے طور پر قیمتی خدمات کی توفیق پائی۔ 10/جون 1982ء کو آپ کا انتخاب بطور خلیفۃ المسیح الرابع ہوا۔

منصب خلافت کے بعد 1982ء میں بیت بشارت کا افتتاح فرمایا۔ اپریل 1984ء میں اینٹی احمدیہ آرڈیننس کی وجہ سے پاکستان سے برطانیہ ہجرت کی۔ آپ کے دور میں خدا کے فضل سے 54 زبانوں میں مکمل اور سو سے زائد زبانوں میں جزوی تراجم قرآن شائع ہو چکے ہیں۔ آپ نے 1992ء میں MTA کی عالمگیر روحانی نہر جاری فرمائی۔ اس پر آپ نے ترجمۃ القرآن، ہومیوپیتھی کلاس، اردو کلاس، چلڈرن کلاس، لجنہ کلاس، اردو، عربی، بنگلہ، انگلش، فرنچ اور جرمن جاننے والے احباب کے ساتھ مجالس عرفان کا سلسلہ شروع کیا۔ 1993ء سے عالمی بیعت کا عظیم روحانی پروگرام شروع کیا اور اب تک 15 کروڑ سے زائد نئے افراد بیعت کر چکے ہیں۔ 174 ملکوں میں جماعت قائم ہو چکی ہے۔ دنیا بھر میں سینکڑوں عظیم الشان مشن ہاؤسز اور بیوت الذکر تعمیر ہوئی ہیں۔ آپ دنیا کے سبھی براعظموں کا دورہ کر چکے ہیں۔

آپ کی اہم تحریکات میں بیوت الحمد منصوبہ، سیدنا بلال فنڈ، تحریک وقف نو، نصرت جہاں تنظیم نو شامل ہیں۔ آپ کی مشہور تصنیفات میں ترجمۃ القرآن، مذہب کے نام پر خون، وصال ابن مریم، خلیج کا بحران، زہق الباطل، ذوق عبادت اور انگریزی میں Rationality شامل ہیں۔

خلافت کے مقاصد اور برکات

حضرت مصلح موعود کے لیکچر 'منصب خلافت' کی روشنی میں

میرا دل چاہتا ہے گاؤں گاؤں ہمارے علماء اور مفتی ہوں

12 اپریل 1914ء کو جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے حکم سے قادیان میں ضروریات سلسلہ پر غور کرنے کے لئے ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں پنجاب اور ہندوستان کی دیگر جماعتوں کے نمائندے شامل ہوئے۔ ان نمائندگان کے سامنے حضرت فضل عمر نے جو تقریر کی وہ ''منصب خلافت'' کے نام سے شائع ہوئی۔ اس خطاب میں حضور نے سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 130 کی لطیف تفسیر فرمائی اور تلاوت آیات، تعلیم کتاب وحکمت اور تزکیہ کے لئے چند تجاویز بھی بیان فرمائیں۔ اس لیکچر میں بیان شدہ اہم امور درج ذیل ہیں۔

انبیاء کے آٹھ کام

اس کتاب میں آیت کریمہ سے استدلال فرماتے ہوئے آپ نے مامورین اور ان کے جانشینوں کے آٹھ کام بیان فرمائے جو درج ذیل ہیں۔

1۔ کافروں کو مومن بنانا۔ 2۔ مومنوں کے درستی ایمان کی کوشش کرنا۔ 3۔ ایسے مدارس کھولنا جہاں قرآن مجید کی تعلیم دی جائے۔ 4۔ قرآنی تعلیم پر عمل کروانا۔ 5۔ احکام کی حقیقت اور حکمت سے آگاہ کرنا۔ 6۔ جماعت کو گناہوں سے بچانے کی کوشش کرنا۔ 7۔ جماعت میں نیکی کو ترویج دینا۔ 8۔ جماعت کو دینی اور دنیاوی لحاظ سے ترقیات کی طرف لے جانا۔

دعا

دعا جو تزکیہ نفس کا ایک بڑا ذریعہ ہے اس کے بارہ میں آپ فرماتے ہیں:۔

''مجھے یاد نہیں میں نے کبھی درد دل اور بڑے اضطراب سے دعا کی ہو اور وہ قبول نہ ہوئی ہو''
(صفحہ 2)

''یہ ناممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی اضطراب اور درد سے دعا کرے اور وہ قبول نہ ہو''۔ (صفحہ 2-3)

''خدا تعالیٰ کی معرفت اور شناخت کا بہترین طریق دعا ہی ہے اور مومن کی امیدیں اسی سے وسیع ہوتی ہیں...... میں نے بھی بہت دعائیں کی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ قبول ہونگی''۔ (صفحہ 3)

منصب خلافت

منصب خلافت کی وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

''یہ خدا تعالیٰ کا ایک خاص فضل اور امتیاز ہے جو اس شخص کو دیا جاتا ہے جو پسند کیا جاتا ہے۔ تم خود غور کر کے دیکھو کہ یہ کام جو میں نے بتائے ہیں میں نے نہیں خدا نے بتائے ہیں...... بتادو کہ کبھی انجمن کے ذریعہ یہ کام ہوا ہو''۔ (صفحہ 7)

انجمن

انجمن کی حیثیت پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا:

''انجمنیں محض اس غرض کے لئے ہوتی ہیں کہ وہ بہی کھاتے رکھیں''۔ (صفحہ 7) ''کیا...... کسی انجمن کی طرف سے یہ ہدایت جاری ہوئی یا تم نے سنا ہو کہ سیکرٹری نے کہا ہو کہ میں قوم کے تزکیہ کے لئے رورو کر دعائیں کرتا ہوں''۔ (صفحہ 7)

ایک انکشاف

سورۃ بقرہ کی آیت 130 کے بارہ میں آپ ایک انکشاف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''میں اس راز اور حقیقت کو آج سمجھا کہ تین سال پیشتر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بجلی کی طرح میرے دل میں کیوں ڈالی۔ قبل از وقت میں اس راز سے آگاہ نہیں ہوسکتا تھا مگر آج حقیقت کھلی کہ ارادہ الٰہی میں یہ میرے ہی فرائض اور کام تھے اور ایک وقت آنے والا تھا کہ مجھے ان کی تکمیل کے لئے کھڑا کیا جانا تھا'' (صفحہ 10)

دعوت الی اللہ

دعوت الی اللہ کے کام سے بھی آپ کو بچپن سے بے انتہا دلچسپی تھی اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

''وہ جوش اور دلچسپی جو فطرتاً مجھے اس کام سے تھی اور اس راہ کے اختیار کرنے کی جو بے اختیار کشش میرے دل میں ہوتی تھی اس کی حقیقت کو بھی اب میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے کام میں داخل تھا''۔ (صفحہ 13)

مدرسہ احمدیہ

ساری دنیا میں پیغام حق پہنچانے کے لئے علماء کی ضرورت تھی اس غرض کے لئے حضرت فضل عمر نے مدرسہ احمدیہ کی بنیادوں کو مضبوط کیا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''میں دیکھتا تھا کہ علماء کے قائم مقام پیدا نہیں ہوتے۔ میرے دوستو یہ معمولی مصیبت اور دکھ نہیں ہے کیا تم چاہتے ہو۔ ہاں کیا تم چاہتے ہو کہ فتویٰ پوچھنے کیلئے تم ندوہ اور دوسرے غیر احمدی مدرسوں یا علماء سے سوال کرتے پھرو۔ جو تم پر کفر کے فتوے دے رہے ہیں؟ دینی علوم کے بغیر قوم مردہ ہوتی ہے۔ پس اس خیال کو مدنظر رکھ کر باوجود پر جوش مخالفت کے میں نے مدرسہ احمدیہ کی تحریک کو اٹھایا اور خدا کا فضل ہے کہ وہ مدرسہ دن بدن ترقی کر رہا ہے''۔ (صفحہ 18)

حضرت فضل عمر کو بے حد تڑپ تھی کہ مدرسہ احمدیہ کے ذریعہ علماء تیار ہوں چنانچہ فرمایا:۔

''میرا اپنا دل تو چاہتا ہے کہ گاؤں گاؤں ہمارے علماء اور مفتی ہوں جن کے ذریعہ علوم دینیہ کی تعلیم وتدریس کا سلسلہ جاری ہو۔ اور کوئی بھی احمدی باقی نہ رہے جو پڑھا لکھا نہ ہو اور علوم دینی سے واقف نہ ہو۔ میرے دل میں اس غرض کے لئے بھی عجیب عجیب تجویزیں ہیں''۔ (صفحہ 18)

اسی تسلسل میں آپ فرماتے ہیں۔ ''یہ بہت ہی رونے اور گڑگڑانے اور دعاؤں کا مقام ہے کیونکہ جب علماء نہ ہوں تو دین میں کمزوری آجاتی ہے۔ میں تو بہت دعائیں کرتا ہوں کہ اللہ اس نقص کو دور فرما دے''۔ (صفحہ 20)

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
چنوکی شوروم فون 04524-214510 ربوہ 049 423173

تعلیم شرائع

تعلیم شرائع کے بارہ میں آپ فرماتے ہیں

''جب تک قوم کو شریعت سے واقفیت نہ ہو۔ انہیں معلوم نہ ہو کہ انہوں نے کیا کرنا ہے عملی حالت کی اصلاح مشکل ہوتی ہے...... میں نے ایک شخص کو دیکھا جو بیعت کرنے لگا اس کو کلمہ بھی نہیں آتا تھا اسلئے ضروری ہے کہ ہماری جماعت کا کوئی فرد باقی نہ رہے جو ضروری باتیں دین کی نہ جانتا ہو۔'' (صفحہ 21)

''میں نے حضرت صاحب کو دیکھا ہے کہ جراب میں ذرا سوراخ ہو جاتا تو فوراً اس کو تبدیل کر لیتے۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ لوگ ایسی پھٹی ہوئی جرابوں پر بھی جن کی ایڑی اور پنجہ نہیں ہوتے مسح کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ کیوں ہوتا ہے۔ شریعت کے احکام کی واقفیت نہیں ہوتی''۔ (صفحہ 21)

چھوٹے احکام کی عظمت

شریعت کے چھوٹے اور بڑے سب حکموں کی پابندی کرنی چاہئے۔ اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''یہ مت سمجھو کہ چھوٹے چھوٹے احکام میں اگر پرواہ نہ کی جائے تو کوئی حرج نہیں یہ بڑی بھاری غلطی ہے۔ جو شخص چھوٹے سے چھوٹے حکم کی پابندی نہیں کرتا وہ بڑے سے بڑے حکم کی بھی پابندی نہیں کر سکتا۔ خدا کے حکم سب بڑے ہیں۔ بڑوں کی بات بڑی ہی ہوتی ہے۔ جن احکام کو لوگ چھوٹا سمجھتے ہیں۔ ان سے غفلت اور بے پرواہی بعض اوقات کفر تک پہنچا دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے بعض چھوٹے چھوٹے احکام بتائے ہیں مگر ان کی عظمت میں کمی نہیں آتی''۔ (صفحہ 21)

تعلیم العقائد کی کتاب

اس لیکچر میں حضرت فضل عمر نے جماعت کے عقائد کے متعلق ایک خاص کتاب کی ضرورت کی طرف توجہ دلائی چنانچہ فرمایا:۔

''میں نے حضرت صاحب سے بارہا یہ خواہش سنی تھی کہ ایسا رسالہ ہو جس میں عقائد احمدیہ ہوں''۔ (صفحہ 23)

''میں چاہتا ہوں کہ علماء کی ایک مجلس قائم کروں اور وہ حضرت صاحب کی کتابوں کو پڑھ کر اور آپ کی تقریروں کو زیر نظر رکھ کر عقائد احمدیہ پر ایک کتاب لکھیں اور اس کو شائع کیا جاوے''۔ (صفحہ 23)

تزکیہ نفس کے لئے ضروری امور

اس لیکچر میں آپ نے بیان فرمایا کہ تزکیہ نفس کے لئے یہ امور ضروری ہیں۔

1۔ سب سے بڑا اور ناقابل خطا ہتھیار دعا ہے۔ ''فرمایا خدا کے فضل سے میں بہت دعائیں کرتا ہوں...... تم بھی دعاؤں سے کام لو''۔ (صفحہ 25)

باقی صفحہ 4 پر

تبرکات

خلافت یعنی قدرت ثانیہ کا مبارک نظام

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہ سنت ہے کہ جس طرح وہ مخلوق کی ہدایت اور اصلاح کے لئے مناسب وقت پر کسی شخص کو نبوت کے مقام پر فائز کر کے اس کے ذریعہ مردہ قوموں میں زندگی کی روح پھونکتا ہے اسی طرح اس کی یہ بھی سنت ہے کہ وہ نبی کی وفات کے بعد اس کے کام کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے خلافت کا نظام قائم فرماتا ہے۔ جو گویا نبوت کا تتمہ ہوتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

"یعنی کوئی نبوت ایسی نہیں گزری کہ اس کے بعد خدا نے خلافت کا سلسلہ قائم نہ کیا ہو"

یہ وہی مقدس سلسلہ خلافت ہے جس کا حضرت مسیح موعود نے اپنے رسالہ الوصیت میں قدرت ثانیہ کے نام سے ذکر کر کے جماعت کو ہوشیار کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہے ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے رسولوں اور نبیوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ وہ مقاصد جو کسی قدر نا تمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض وہ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔

(1) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔

(2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں تلاش کرتے ہیں تب خدا دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا کہ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جب کہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچاویں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھاوے سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی اس قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی ہے (یعنی اپنے قرب وفات کی خبر) غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے۔ تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے .... میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے"۔ (رسالہ الوصیت)

حضرت مسیح موعود کا یہ نہایت لطیف اور نہایت زبردست حوالہ مسئلہ خلافت احمدیہ کے معاملہ میں خصوصاً بہترین ہدایات پر مشتمل ہے جس سے ذیل کے نتائج پر نہایت فیصلہ کن روشنی پڑتی ہے:۔

(1) - یہ کہ ہر نبوت کے بعد خلافت کا سلسلہ مقدر ہوتا ہے تا اس سلسلہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ نبوت کے کام کو جو گویا ایک بیج بونے کی حیثیت رکھتا ہے۔ تکمیل تک پہنچائے۔

(2) - یہ کہ یہ سلسلہ خلافت جس کا دوسرا نام قدرت ثانیہ ہے ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کے وجود باجود میں ظاہر ہوا۔

(3) - یہ کہ اس قسم کا سلسلہ خلافت حضرت مسیح موعود کے بعد بھی مقدر تھا۔

(4) - یہ کہ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کی قدرت اولیٰ کے مظہر تھے۔ اور آپ کے بعد بعض اور وجودوں نے قدرت ثانیہ کا مظہر بننا تھا۔

(5) - یہ کہ حضرت مسیح موعود کے بعد قدرت ثانیہ کا ظہور دائمی ہے جس کا سلسلہ کسی نہ کسی رنگ میں قیامت تک چلے گا اور اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کو آخر تک دوسروں پر غالب رکھے گا۔

(6) - یہ کہ خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے۔ گو بظاہر اس کے انتخاب میں مومنوں کا ہاتھ ہوتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

"خدا نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا"۔ اور اسی کے مطابق قرآن و حدیث میں بھی صراحت آتی ہے۔

یہ وہ یقینی اور قطعی استدلال ہیں جو اوپر کے حوالے سے ثابت ہوتے ہیں اور کوئی غیر متعصب عقل مند انسان ان سے انکار نہیں کر سکتا۔ ولو القی معاذیرہ

بالآخر میں احباب جماعت سے صرف اس قدر کہنا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ میں ظلی نبوت کا دور تو گزر چکا اب خلافت کا دور ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی قدرت ثانیہ کا مظہر ہے۔ اس کی قدر و قیمت کو پہچانو۔ بلکہ تم اس وقت خلافت احمدیہ کے سنہری دور میں سے گزر رہے ہو۔ سو اپنے قول اور عمل سے اس کی قدر کرو اور اپنے پیچھے آنے والوں کے لئے نیک نمونہ چھوڑو کہ:۔

پھر خدا جانے کہ کب آئیں یہ دن اور یہ بہار

خاکسار
مرزا بشیر احمد ربوہ 18 مئی 1959ء

بقیہ صفحہ 3

"اللہ تعالیٰ جس کسی کو منصب (خلافت) پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے"۔ (صفحہ 25)

2- قرآن مجید کی تلاوت، تعلیم الکتاب والحکمۃ سے تزکیہ پیدا ہوتا ہے۔ 3- تزکیہ نفس کا ایک ذریعہ قادیان بار بار آنا ہے۔ فرماتے ہیں۔ یہ بالکل درست ہے کہ مسیح موعود کے مقامات دیکھنے سے ایک رقت پیدا ہوتی ہے اور دعا کی تحریک ہوتی ہے اس لئے قادیان میں زیادہ آنا چاہئے"۔ (صفحہ 26)

اس لیکچر میں آپ نے دنیاوی ترقی کیلئے مدارس اور کالج کی ضرورت پر بھی زور دیا۔

بقیہ صفحہ 5

اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کر دے گا اس کے بعد پھر خلافت علی منہاج النبوت قائم ہوگی۔ اس کے بعد آپ خاموش ہو گئے۔

(مسند احمد بن حنبل، مشکوٰۃ باب الانذار)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق، خلافت کا قیام خدا کی تقدیر اور مشیت و سنت کے مطابق ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے اپنے رسالہ الوصیت میں اپنے بعد قدرت ثانیہ کی بشارت دے کر اسے دائمی قرار دیا آپ نے فرمایا:۔

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی"۔

پس موجودہ دور میں جماعت احمدیہ کے ایمان اور عمل صالح کا عظیم الشان ثمر قدرت ثانیہ کے طور ظاہر ہوا ہے۔ جس کی برکات مشرق و مغرب میں محیط ہو رہی ہیں۔ اور تمام اقوام عالم توحید کے شیریں چشمہ سے متمتع اس کی وحدانیت کے گیت گا رہے ہیں۔

منصب خلافت پر متمکن ہونے کے معاًبعد

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا اراکین مجلس انتخاب سے خطاب

خلیفه وقت خدا بناتا هے اور همیشه سے میرا اسی پر ایمان هے

حضور نے فرمایا:۔

''مجھے سیکرٹری صاحب (مجلس شوریٰ۔ناقل) نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (اللہ تعالیٰ ان پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے ان کے تمام مقاصد کو کامیاب کرے، تمام نیک کام جن کی بنیادیں انہوں نے رکھیں، ہم سب کو ان کو محض رضائے باری تعالیٰ کے جذبے سے معمور ہو کر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے) کا انتخاب ہوا تو آپ نے سب سے پہلے مختصر خطاب فرمایا اور اس کے بعد بیعت لی۔

میں سوائے اس کے کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ اپنے لئے بھی دعا کریں اور میرے لئے بھی دعا کریں کہ:۔

رَبّنا وَلَا تُحَمِّلنا مَالَا طَاقَةَ لَنا بِه (۔)(البقرہ۔287).

یہ ذمہ واری اتنی سخت ہے، اتنی وسیع ہے اور اتنی دل ہلا دینے والی ہے کہ اس کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بستر مرگ پر آخری سانس لینے کے قریب یہ فقرہ ذہن میں آ جاتا ہے:۔

اَللّٰهُمَّ لَالِيَ وَلَا عَلَيَّ

یہ درست ہے کہ خلیفہ وقت خدا بناتا ہے اور ہمیشہ سے میرا اسی پر ایمان ہے اور مرتے دم تک، اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اسی پر ایمان رہے گا۔ یہ درست ہے کہ اس میں کسی انسانی طاقت کا دخل نہیں۔ اور اس لحاظ سے بحیثیت خلیفہ اب میں نہ آپ کے سامنے، کسی کے سامنے جواب دہ ہوں۔ نہ جماعت کے کسی فرد کے سامنے جوابدہ ہوں۔ لیکن یہ کوئی آزادی نہیں۔ کیونکہ میں براہ راست اپنے رب کے حضور جوابدہ ہوں۔ آپ تو میری غلطیوں سے غافل ہو سکتے ہیں۔ آپ کی میرے دل پر نظر نہیں۔ آپ شاہد و غائب کی باتوں کا علم نہیں جانتے۔ میرا رب میرے دل کی پاتال تک [illegible] اگر جھوٹے عذر ہوں گے تو انہیں قبول نہیں فرمائے گا۔ اگر اخلاص اور پوری طرح وفا کے سا[illegible] تقویٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے کوئی فیصلہ کیا تو اس کے حضور صرف وہی پہنچے گا۔ اس لئے [illegible]ری گردن کمزوروں سے آزاد ہوئی لیکن کائنات کی سب سے زیادہ طاقتور ہستی کے حضور جھک گ[illegible] کے ہاتھوں میں آئی ہے۔ یہ کوئی معمولی بوجھ نہیں۔ میرا سارا وجود اس کے تصور سے کا[illegible] ہے کہ میرا رب مجھ سے راضی رہے، اس وقت تک زندہ رکھے جس وقت تک میں اس کی [illegible] چلنے کا اہل ہوں اور توفیق عطا فرمائے کہ ایک لمحہ بھی اس کی رضا کے بغیر میں نہ سوچ سکوں [illegible] سکوں، وہم و گمان بھی مجھے اس کا پیدا نہ ہو سب کے حقوق کا خیال رکھوں اور انصاف کو قائم [illegible] جیسا کہ (دین) کا تقاضا ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ انصاف کے قیام کے بغیر احسان کا قیام بھی ممکن نہیں اور احسان کے قیام کے بغیر وہ جنت کا معاشرہ وجود میں نہیں آ سکتا جسے ایتاء ذی القربیٰ کا نام دیا گیا ہے۔ اس لئے سب دعائیں کریں۔

پیشتر اس کے کہ میں بیعت کا آغاز کروں میں چاہتا ہوں کہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے درخواست کروں کہ (رفقاء) کی نمائندگی میں آگے تشریف لا کر پہلا ہاتھ وہ رکھیں۔ میری خواہش ہے، میرے دل کی تمنا ہے کہ وہ ہاتھ جس نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے ہاتھوں کو چھوا ہے وہ پہلا ہاتھ ہو جو میرے ہاتھ پر آئے۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں۔ اس کے بعد بیعت کا آغاز ہوگا''

(روزنامہ الفضل 19 جون 1982ء)

مکرم نصر اللہ خان ناصر صاحب

خلیفہ خدا بناتا ہے

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشان کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

بنی نوع انسان کی تہذیبی تمدنی اخلاقی اور روحانی اصلاح ارسال مصلحین سے وابستہ ہے۔ یہی مصلحین صفات باری تعالیٰ کے مظہر ہوتے ہیں۔ جو بندے اور خدا تعالیٰ کے درمیان رابطے اور تعلق بنتے ہیں اور اس وجود پاک کی چہرہ نمائی کرتے ہیں۔ انہی مقدسوں کے ہاتھوں تہذیب و تمدن کی نشوونما ہوتی ہے۔ وہ تو تخم ریزی کرتے ہیں جسے پروان چڑھانے کے لئے ایک دائمی نظام قائم ہوتا ہے۔ یہ تسلسل اور سنت الٰہیہ ان فیوض و برکات کی تکمیل کے لئے ہوتی ہے جو اندرونی اور بیرونی خطرات اور فتن سے قوم کو محفوظ رکھتے ہیں۔ اور وہ ایک مضبوط درخت بن کر اپنے سایہ عاطفت اور امن اور ثمرات حسنہ سے انسانیت کو متمتع کرتے ہیں۔

خلافت ایک موہبت ہے

نبوت خدا تعالیٰ کی نعمت ہے۔ اسی طرح خلافت بھی موہبت اور نعمت خداوندی ہے مگر یہ ایمان اور عمل صالح سے مشروط ہے۔ خدا تعالیٰ کی سنت قدیم کے مطابق حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے مقاصد عالیہ کی تکمیل نظام خلافت سے ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق ظہور پذیر ہوئی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

''میں اپنے بعد ابوبکرؓ کو خلیفہ مقرر کرنا چاہتا تھا مگر پھر میں نے خیال کیا کہ یہ خدا کا کام ہے خدا ابوبکرؓ کے سوا کسی اور شخص کو خلیفہ نہیں بنائے گا اور نہ ہی خدائی مشیت کے ماتحت مومنوں کی جماعت ابوبکرؓ کے سوا کسی اور کی خلافت پر راضی ہو سکے گی۔ (بخاری کتاب الاحکام)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان نہایت مختصر الفاظ میں ایک وسیع مضمون ہے کہ میرے بعد بظاہر مسلمانوں کی اکثریت ابوبکرؓ کو خلیفہ بنائے گی مگر دراصل اس کے پیچھے آسمانی تقدیر کام کر رہی ہوگی اور وہی ہوگا جو خدا کا منشاء ہوگا۔

خلیفہ بنانا خدا تعالیٰ کا کام ہے

سورۃ نور کی آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنانے کے فعل کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے۔ جیسا کہ یہ الفاظ ظاہر کرتے ہیں (۔) کہ میں زمین میں مومنوں اور اعمال صالح بجالانے والوں میں سے خلیفہ مقرر کروں گا۔

ظاہر بین نگاہ تو یہی دیکھ رہی ہوتی ہے کہ یہ فعل انسانوں کا ہے۔ مگر اس میں خدائی تقدیر کام کر رہی ہوتی ہے۔ انسانوں کا رخ موڑنے والی وہی قادر مطلق ہستی ہے جس کی مشیت کا ظہور انسانوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ ان کے قلب و دماغ پر ایسا تصرف حاوی ہوتا ہے۔ جو اپنی مرضی سے کوئی حرکت و سکون نہیں کر سکتے، چنانچہ اسی کیفیت کو ایک حدیث واضح کرتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مومن کی علامت بیان فرماتے ہیں:۔

''......... وما يزال عبدي يتقرب الي بالنوافل.........'' (بخاری کتاب الرقاق)

کہ نوافل کی عبادات کے ذریعہ سے میرا بندہ میرے قریب ہو جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب میں اس کو اپنا دوست بنا لیتا ہوں تو اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے یعنی میں ہی اس کا کارساز ہوتا ہوں اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ چاہتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔

یہ حدیث نبوی بڑی واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مومن اور محبوب بندہ جو اعمال صالحہ بجالاتا ہے۔ اس کا ہر قول اور فعل خدا کے منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔ یہاں اپنے ارادہ سے کچھ نہیں کرتا۔ اس کا ہر قدم منشائے الٰہی کے مطابق اٹھتا ہے اور وہ منشاء الٰہی کے مطابق ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ پھر اس کی مشیت پر اس کے کان آواز سنتے ہیں اور اسی کے ارادہ سے ان کی بصیرت ایک وجود کو دیکھتی ہے اور اسی کے حکم سے ہی مومنوں کا ہاتھ اٹھتا ہے گویا ہر مرحلہ اور موقع پر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کام کر رہی ہوتی ہے اور وہ فنا فی اللہ جماعت خدا تعالیٰ کے فیصلہ پر ایک ہاتھ پر جمع ہو جاتی ہے یہی مفہوم يدفع الله ويابى المومنون کا ہے یعنی خدا کی تقدیر اور مومنوں کی جماعت ایک ہی فیصلہ پر متفق ہوتی ہے۔

نظام خلافت کے بارہ میں آسمانی فیصلہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انسان جو چاہے کرے ہوگا وہی جس کا آسمان سے فیصلہ ہوگا، خلافت کا نظام خدا تعالیٰ قائم فرمائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منهاج النبوت قائم ہوگی پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ اور تنگی محسوس کریں گے۔ جب یہ دور ختم ہو جائے گا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق

باقی صفحہ 4 پر

ظفر فرنیچر مارٹ (رجسٹرڈ)
فضل الٰہی وڈ
پروپرائیٹر: منظور احمد گھمن کھاریاں
شوروم 511983
رہائش 511244

فل سیٹ - فکس دانت
برج کراؤن - پورسلین ورک کے لئے
جنود ڈینٹل لیبارٹری
فیصل بازار بلاک 12 - سرگودھا فون 713878

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
باجوہ اسٹیٹ ایڈوائزر
بٹ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
فون 042-5151130 پروپرائٹر: ظہیر احمد باجوہ

Philips
سمارٹ الیکٹریکل انٹرپرائزز
P-A سسٹم - سیکیورٹی سسٹم - C.C.T.V - سٹلائٹ سسٹم
فلیٹ نمبر 5 - بلاک D/12 جناح سپر مارکیٹ
اسلام آباد فون 051-2650347

کوالٹی بانس سٹور
ایوب چوک جھنگ صدر
فون دوکان 047-620988-P.P

اعلیٰ کوالٹی کے کپڑے اور بہترین سلائی کے لئے
ST
سپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس
نمبر 1 بلاک 6 - بی سپر مارکیٹ اسلام آباد 44000 پاکستان فون 2877085 فیکس 826934

کشمیر برکس سپلائرز
بورے والا روڈ وہاڑی
پروپرائٹر: محمد ریاض بٹ
فون آفس: 0693-64004

AHMAD MONEY CHANGER
AMC
Deals in: All Foreign currencies, Bank Drafts, T T, FEBC,Encashment Certificate
State Bank Licence # Fel (c)/15812-P-98
B-1 Raheem Complex, Main Gulberg II,Lahore,
Tel# 5713728. 5713421.5750480.5752796 Fax#5750480

شفیق الیکٹرک کمپنی
ڈسٹری بیوٹر: انڈس پنکھے۔ واشنگ مشین۔ ڈرائر مشین
روم کولر۔ نیز گیس ہیٹر اور چولہے بھی دستیاب ہیں۔
ڈیلر: رائل فین۔ یونس فین
چوک گھنٹہ گھر۔ بھوانہ بازار فیصل آباد۔ فون 623495
پروپرائٹرز: قاسم احمد ساہی۔ طارق احمد ساہی

داخلہ جاری ہے
زبردست معیار تعلیم کے خواہاں والدین کے لئے
نیو ملینیم اسکالرز
چونڈہ سیالکوٹ
مکمل انگلش اور اردو میڈیم (نرسری تا دہم)
ہاسٹل کی سہولت کے ساتھ
فون آفس: 04364-21813

MUJTABA INTERNATIONAL
EXPORTER OF TEXTILES, LEATHER, AND SPORTS PRODUCTS
108-B TUFAIL ROAD LAHORE CANTT
TEL:(92-42) 6668281,6652793
EMAIL:MUJTABA-99@YAHOO.COM

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ
بے اولاد مردوں اور عورتوں کی حسرتیں
اٹھرہ - ایام کی بے قاعدگی - نرینہ اولاد کی خواہش
1960ء سے خدمت انسانی میں معروف بے مثال نام
ناصر کلینک
مین بازار نزد راجہ چوک حافظ آباد - فون 3391

BTC
All Kinds of Leather Goods
Specialist in Gloves
OF All Kinds
MANUFACTURERS & EXPORTERS
Billoo
TRADING CORPORATION
P.O Box 877 Sialkot 51310Pakistan
Management and Production obsessed by Quality
Tel: Off (0432) 593756, Fac:(0432)267115
Res: (0432) 591744, FAx:(0432) 592086,
Cable: BILLOO SIALKOT
E.mail:- billoo @ gjr. Paknet.com.pk.
Web site: www.billoo.con.com.

موسم گرما کیلئے کیوریٹو ادویات

EPISTAXIS CURE	25/-	پرانی نکسیر گرمی یا معمولی چوٹ سے ناک سے خون آنے لگے
EPISTAXIS CAPS	25/-	نکسیر' ناک سے خون آنے کیلئے فوری اثر کیپسول
HEAT CURE	25/-	گرم موسم یا خوراک ناقابل برداشت ہو
SUN HEAD ACH CURE	25/-	سورج کی گرمی' دھوپ سے سر درد رہنا

SUMMER TONIC TABS 20/- گرمی (لونگنے) ہیٹ سٹروک سے بچاؤ اور بداثرات کیلئے
دیگر کیوریٹو ادویات و لٹریچر ہمارے سٹاکسٹ یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار - ربوہ پاکستان
فون کلینک: 214606(04524) ہیڈ آفس: 213156 سیلز: 214576 فیکس: 212299(04524-92)

تمام امپورٹڈ ورائٹی بغیر ٹانکے کے KDM سے تیار شدہ' مدراسی' سنگاپوری'
اٹالین' بحرینی جیولری کی خریداری کے لئے تشریف لائیں۔
نیو احمد جیولرز
گلا چوک شہیداں سیالکوٹ
NAJ
پروپرائٹر: محمد احمد توقیر
فون دوکان 0432-587659
فون رہائش 586297-589024 موبائل فون 7348235(0303)

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز سیالکوٹ
AIJ
الطاف مارکیٹ - بازار کاٹھیاں والا
فون دکان: 594674 فون رہائش: 553733
موبائل 0300-9610532 پروپرائٹر: - عمران مقصود

خلافت کی برکات اور بلند مقام

حضرت مولانا سید محمد اسمٰعیل صاحب شہید بالاکوٹ کے ارشادات

خلافت راشدہ کے ظہور کے لئے دعائیں کی جائیں

"نزول نعمت الٰہی یعنی ظہور خلافت راشدہ سے کسی زمانہ میں مایوس نہ ہونا چاہئے اور اسے مجیب الدعوات سے طلب کرتے رہنا چاہئے اور اپنی دعا کی قبولیت کی امید رکھنا اور خلیفہ راشد کی جستجو میں ہر وقت ہمت صرف کرنا چاہئے شاید کہ یہ نعمت کاملہ اسی زمانہ میں ظہور فرماوے اور خلافت راشدہ اسی وقت ہی جلوہ گر ہو جائے۔" (منصب امامت ص81)

خلافت راشدہ کا دوبارہ قیام ضروری ہے

"جیسا کہ کبھی کبھی دریائے رحمت سے کوئی موج سر بلند ہوتی ہے اور ائمہ ہدیٰ میں سے کسی امام کو ظاہر کرتی ہے ایسا ہی اللہ کی نعمت کمال تک پہنچتی ہے تو کسی کو تخت خلافت پر جلوہ افروز کر دیتی ہے اور وہی امام اس زمانہ کا خلیفہ راشد ہے اور وہ جو حدیث میں وارد ہے کہ خلافت راشدہ کا زمانہ رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد تیس سال تک ہے اس کے بعد سلطنت ہوگی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ خلافت راشدہ متصل اور تواتر طریق پر تیس سال تک رہے گی اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ قیام قیامت تک خلافت راشدہ کا زمانہ وہی تیس سال ہے اور بس بلکہ حدیث مذکورہ کا مفہوم یہی ہے کہ خلافت راشدہ تیس سال گزرنے کے بعد منقطع ہوگی نہ یہ کہ اس کے بعد پھر خلافت راشدہ کبھی عود ہی نہیں کر سکتی بلکہ ایک دوسری حدیث خلافت راشدہ کے انقطاع کے بعد پھر عود کرنے پر دلالت کرتی ہے۔" (منصب امامت 83)

خلافت راشدہ نعمت ربانی ہے

"امامت تامہ کو خلافت راشدہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ اور خلافت رحمت بھی کہتے ہیں۔ واضح ہو کہ جب امامت کا چراغ شیشۂ خلافت میں جلوہ گر ہوا تو نعمت ربانی بنی نوع انسان کی پرورش کے لئے کمال تک پہنچی اور کمال روحانی اسی رحمت ربانی کے کمال کے ساتھ نور علیٰ نور آفتاب کی مانند چمکا۔" (منصب امامت 49)

خلیفہ راشد سب کا مطاع ہے

"خلیفہ راشد رسول کے فرزند ولی عہد کی بجائے اور دوسرے ائمہ دین بمنزلہ دوسرے بیٹوں کے پس جیسا کہ تمام فرزندوں کی سعادت مندی کا تقاضا یہی ہے کہ جس طرح وہ مراتب پاسداری وخدمت گزاری اپنے باپ کے حق میں ادا لاتے ہیں وہ۔ تمام اپنے باپ کے جانشین بھائی سے بجالائیں اور اسے اپنے باپ کی جگہ شمار کریں اور اس کے ساتھ مشارکت کا دم نہ بھریں۔" (منصب امامت ص93)

خلیفہ راشد کی شان وعظمت کا بیان

"خلیفہ راشد سایۂ رب العالمین، ہمسایہ انبیاء مرسلین، سرمایۂ ترقی دین اور ہم پایۂ ملائکہ مقربین ہے۔ دائرہ امکان کا مرکز، تمام موجودہ سے باعث فخر اور ارباب عرفان کا افسر ہے۔ دفتر افراد انسی کا سر ہے۔ اس کا دل تجلی رحمٰن کا عرش اور اس کا سینہ رحمت وافرہ اور اقبال جلالت یزداں کا پرتو ہے۔ اس کی مقبولیت جمال ربانی کا عکس ہے۔ اس کا قہر تیغ قضا اور مہر عطیات کا منبع ہے۔ اس سے اعراض معارضہ تقدیر اور اس سے مخالفت مخالفت رب قدیر ہے۔ جو کمال اس کی خدمت گزاری میں صرف نہ ہو خیال ہے پرازخلل۔ اور جو علم اس کی تعظیم وتکریم کے بیان میں نہ لایا گیا سراسر وہم باطل ومحال ہے۔ جو صاحب کمال اس کے ساتھ اپنے کمال کا موازنہ کرے وہ مشارکت حق تعالیٰ پر مبنی ہے۔ اہل کمال کی علامت یہی ہے کہ اس کی خدمت میں مشغول اور اس کی اطاعت میں مبذول رہیں، اس کی ہمسری کے دعویٰ سے دستبردار رہیں اور اسے رسول کی جگہ شمار کریں۔" (منصب امامت ص 87، 86)

خلیفہ وقت اور دیگر بزرگان ملت کی حیثیت کا ذکر

"امام، رسول کے سعادت مند فرزند کی مانند ہے اور تمام اکابر امت و بزرگان ملت ملازموں اور خدمت گاروں اور جاں نثار غلاموں کی مانند ہیں۔ پس جس طرح تمام اکابر سلطنت وارکان مملکت کے لئے شہزادہ والا قدر کی تعظیم ضروری اور اس سے توسل واجب ہے اور اس سے مقابلہ کرنا نمک حرامی کی علامت اور اس پر مفاخرت کا اظہار بدانجامی پر دلالت کرتا ہے ایسا ہی صاحب کمال کے حضور میں تواضع اور تذلل سعادت دارین کا باعث ہے اور اس کے حضور میں اپنے علم وکمال کو کچھ سمجھ بیٹھنا دونوں جہان کی شقاوت ہے۔ اس کے ساتھ یگانگت رکھنا رسول سے یگانگت ہے اور اس سے بیگانگی ہو تو خود رسول سے بیگانگی ہے۔" (منصب امامت ص78)

خلیفہ راشد سے بحث وجدال جائز نہیں

"لازم ہے کہ احکام کے اجراء اور مہمات کا انجام امام کے سپرد کیا جائے اور اس سے قیل وقال اور بحث وجدال نہ کیا جائے اور کسی مہم میں خود بخود اقدام نہ کیا جائے۔ اس کے حضور میں زبان کو بند رکھیں اور اپنی رائے سے سرانجام مقدمات میں دخل نہ دیں اور کسی طرح بھی اس کے سامنے استقلال کا دم نہ ماریں۔" (منصب امامت ص92)

خلیفہ وقت کے فیصلہ کی قطعیت کا بیان

"جس وقت مواضع اختلاف اور مسائل اجتہاد میں امام کا حکم دو جانب میں سے ایک جانب متوجہ ہو تو ہر مجتہد، مقلد، عالم، عامی، عارف اور غیر عارف پر واجب العمل ہوگا۔ کسی کو اس کے ساتھ اپنے اجتہاد یا مجتہدین سابقین کے اجتہاد یا اپنے الہام یا شیوخ متقدمین کے الہام سے تعرض نہیں ہو سکتا۔ جو کوئی حکم امام کے مخالف کرے اور مذکورۃ الصدر امور کے خلاف تمسک کرے تو بے شک عنداللہ عاصی اور اس کا عذر رب العالمین، انبیائے مرسلین اور مجتہدین اور علماء کے حضور میں قابل قبول نہ ہوگا اور یہ مسئلہ اجماعی ہے کہ اہل اسلام سے کسی کو اس کے ساتھ اختلاف نہیں ہے۔" (منصب امامت ص89)

خلیفہ وقت کا حکم واجب الاتباع اور اصول دین سے ہے

"شرع مجموعہ کتاب اللہ وسنت رسول اور احکام خلیفہ اللہ سے مستفاد شدہ امور سے مراد ہے۔ پس جیسا کہ کتاب وسنت اصول دین متین سے ہے ایسا ہی حکم امام بھی ادلہ شرع مبین سے ہے اور جس طرح سنت کو کتاب اللہ سے دوسرا درجہ حاصل ہے ایسا حکم امامت سنت رسول سے دوسرے درجہ پر ہے۔ پس اصل کتاب اللہ ہے اور اسے واضح کرنے والی سنت نبوی اور اس کا مبین امام ہے۔ کتاب اللہ پر ایمان سب سے اول ہے اور ایمان بالرسول بعدہ اور خلیفۃ اللہ پر یقین تیسرے درجہ پر ہے۔ ......اسی بناء پر علماء امت نے اطاعت امام کو غیر مخصوصہ مقام میں صحت قیاس پر موقوف نہیں رکھا بلکہ اس کی اطاعت کو باوجود اس کے ضعف قیاس کے بھی واجب جانا ہے اور اس کے مخالف کو اگرچہ اس کا قیاس امام کے قیاس سے اظہر اور قوی ہو جائز نہیں رکھا اور اس میں راز یہی ہے کہ اس کا حکم بذاتہ اصول دین سے ایک اصل ہے اور ادلہ شرعیہ سے ایک دلیل ہے جو صحیح قیاس سے قوی ہے۔" (منصب امامت ص91)

قرب خداوندی کے لئے خلیفہ وقت کی اطاعت ضروری ہے

"امام وقت سے سرکشی اور روگردانی اس کے ساتھ گستاخی ہے اور اس کے ساتھ بلکہ خود رسول کے ساتھ ہمسری ہے اور خفیہ طور پر خود رب العزت پر اعتراض ہے کہ ایسے ناقص شخص کو کامل شخص کی نیابت کا منصب عطا ہوا۔ الغرض اس کے توسل کے بغیر تقرب الٰہی محض خلل اور وہم ہے اور ایک خیال ہے جو سراسر باطل اور محال ہے۔"

خلیفہ وقت کا مقصد محض حصول رضائے حق ہے

"بناء علیہ جس وقت ایسا شخص منصب خلافت کو پہنچتا ہے تو ابواب سیاست میں محض خدا کے بندوں کی اصلاح اور نیابت رسول اللہ کے حقوق کی ادائیگی میں مشغول رہتا ہے اپنے نفع کے حصول کی آرزو اس کے دل میں نہیں گزرتی اور نہ کسی کے ضرر کا غبار اس کے دامن تک پہنچتا ہے اور اطاعت ربانی میں ہوائے نفس کی مشارکت کو شرک جانتا ہے اور کسی مقصد کا حصول سوائے رضائے حق کے اپنے دل کی خالص منزل کے لئے جنس کثافت خیال کرتا ہے۔ اسے بندگان خدا کی تربیت کے سوا نہ کچھ ظاہر میں مطلوب ہے اور نہ باطن میں مرغوب ہے۔" (منصب امامت ص97)

امامت کے ظلی رسالت ہونے کا مفہوم

"امامت ظلی رسالت ہے۔ بناء اس کی اظہار پر ہے نہ کہ اخفاء پر، برخلاف ولایت کے۔ پس جیسا کہ منازل و وجاہت اور مقامات کا دعویٰ اور معاملات ربانی وکشف و اسرار روحانی کا بیان ارباب ولایت کے حق میں مظنۂ سلب وزوال ہے اسی طرح ان کے حق میں ترقی وکمال کا باعث ہے۔" (منصب امامت ص74)

علم و حکمت کا گلستان

خلافت کیا ہے اک فضلِ عظیمِ ربِ رحماں ہے
سراسر نور و رحمت علم و حکمت کا گلستاں ہے
خلافت جلوہ ہائے قدرت ثانی کی حامل ہے
خلافت نصرت و تائید ربانی کی حامل ہے
خلافت درس گاہ علم و عرفان الٰہی ہے
خلافت اس زمین پر آسمانی بادشاہی ہے
خلافت پرَتو فیضان و انوارِ نبوت ہے
نظام اس کا سراسر عکس دربار نبوت ہے
خلافت لاجرم حُسنِ حصین اہلِ ایماں ہے
خدائے ذوالمنن کا اک عظیم الشان احساں ہے
خلافت اہل ظلمت کے لئے ایک ماہِ کامل ہے
جو سچ پوچھو تو یہ ملت کے ہر اک فرد کا دل ہے
خوشا قسمت کہ یہ نعمت خدا نے پھر عطا کی ہے
یہ شمع نور طٰہٰ بہر امت پھر جلا دی ہے
شہنشاہِ دو عالم کی یہ اک زندہ کرامت ہے
ہمیشہ رہنے والی ایک تابندہ کرامت ہے
عطا ہوتی ہے جیسے انبیاء کو عصمت کبریٰ
خلیفوں کو بھی ملتی ہے قبائے عصمت صغریٰ
رہے گا بندہ مومن جو وابستہ خلافت سے
خدا محفوظ رکھے گا اسے فسق و ضلالت سے
مبارک وہ حقیقت جان لی جس نے خلافت کی
مبارک وہ قیادت مان لی جس نے خلافت کی
مبارک وہ جو پیوستہ خلافت کے شجر سے ہے
کہ وہ محفوظ ہر خوف و خطر' ہر فتنہ گر سے ہے
مبارک وہ امام وقت کی جس نے اطاعت کی
اور ان کے زیر سایہ اپنے ایماں کی حفاظت کی

محمد صدیق امرتسری

کتب انگلش میڈیم - اردو میڈیم اور ہر قسم کی سٹیشنری کا با اعتماد مرکز
ظفر بک ڈپو
ESTD-1999 بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ: 04524-214496
ESTD-1942 اردو بازار سرگودھا 0451-716088

فون: 646082 639813
جدید زیورات کا مرکز
مراد جیولرز
ریل بازار فیصل آباد
نزد مراد کلاتھ ہاؤس ریل بازار فیصل آباد

محبت سب کے لئے ☆ نفرت کسی سے نہیں
الفضل جیولرز
بازار صرافہ - سیالکوٹ
موبائل: 0300-9613255
جدید اور فینسی مدراسی اٹالین سنگاپوری ورائٹی دستیاب ہے
فون شوروم: 0432-592316 پروپرائٹر: عبدالستار
فائن آرٹ جیولرز
بازار شہیداں - سیالکوٹ پروپرائٹر: سفیر احمد
فون رہائش: 0432-586297 موبائل: 0300-9613257
زیورات انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے مطابق بغیر ٹانکے کے تیار کئے جاتے ہیں نیز ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔
E.mail alfazal @ skt.comsats.net.pk.

طالب دعا: عبدالشکور اطہر
مینوفیکچرز:- وائٹ بورڈ' کرافٹ لائنز فائل کارڈ اینڈ فینسی کارڈ
زمیندارہ
پیپر اینڈ بورڈ ملز لمیٹڈ
واقع 10 کلومیٹر شیخوپورہ فیصل آباد روڈ - آفس 70 فاروق سنٹر میکلوڈ روڈ لاہور

ان کے مال سے جس قدر مدد مجھے پہنچی ہے اس کی کوئی نظیر نہیں (حضرت مسیح موعود)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا انفاق فی سبیل اللہ

حضرت مسیح موعود نے آپ کے بارہ سو روپے کا جس پیار سے ذکر فرمایا ہے آج اگر کوئی بارہ کروڑ بھی دے تو اس کی برابری کو نہیں پہنچتا

محترم صفدر نذیر گولیکی صاحب

یقین سے پر دل

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

(نشان آسمانی صفحہ 46)

کیا ہی اچھا ہو اگر امت میں سے ہر ایک نورالدین بن جائے اور ضرور ایسا ہی ہو اگر ہر دل اسی طرح جس طرح نورالدین کا دل یقین سے پر تھا یقین سے پر ہو جائے۔

اور یہ حقیقت ہے جب تک انسان کو کامل یقین نہ ہو اس وقت تک اس سے اعلیٰ اعمال صالحہ ظاہر نہیں ہو سکتے۔ اسی لئے ہم قدم قدم پر حضرت حکیم مولانا نورالدین کی زندگی میں ایسے بے شمار واقعات دیکھتے ہیں اور اپنے دلوں میں وجدانی کیفیات پاتے ہیں۔

خدمت دین

یہ تحریر ملاحظہ فرمائیں جس میں حضرت مسیح موعود اپنے ایک مقرب کی تعریف فرماتے ہیں:۔

''میرے محبین سب کے سب متقی ہیں لیکن ان میں سے بصیرت میں زیادہ قوی، علم میں حصہ کثیر رکھنے والا، رفق اور حلم میں افضل، ایمان اور اطاعت میں اکمل، محبت، معرفت، خشیت، یقین اور ثبات (قدم) میں زیادہ مضبوط ایک مرد مبارک، کریم، متقی، عالم، صالح، اور فقیہ و محدث، جلیل القدر، حکیم حاذق، عظیم الشان، حاجی الحرمین، حافظ قرآن، قوم کے لحاظ سے قریشی اور نسب کے لحاظ سے فاروقی جس کا اسم گرامی مولوی حکیم نورالدین بھیروی ہے۔ اللہ دنیا اور دین میں اسے اس کا ثواب عطا فرمائے۔ وہ ان ابتدائی لوگوں میں سے ہے جنہوں نے صدق و صفا محبت و اخلاص اور وفا سے میری بیعت کی۔ وہ ایسا شخص ہے جو انقطاع، ایثار اور خدمات دین میں حیران کن مقام رکھتا ہے۔ اس نے اعلائے کلمہ (دین حق) کے لئے کئی طریق سے مال کثیر خرچ کیا ہے۔ میں نے اسے ایسے مخلصین میں سے پایا ہے جو اللہ سبحانہ کی رضا کو تمام رضاؤں پر اور بیویوں، بیٹیوں اور بیٹوں پر ترجیح دیتا ہے۔ میں نے اسے ایسے لوگوں میں سے پایا ہے جو اللہ تعالیٰ کی مرضات کی تلاش میں رہتے ہیں اور اپنے اموال اور اپنے نفوس کو خرچ کر کے اس کی رضا اور رضوان کے لئے کوشاں ہیں اور ہر حال میں شکر گزاری کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

یہ شخص رقیق القلب، پاکیزہ طبع، حلیم و کریم، نیکیوں کا جامع، جسم اور اس کی لذات سے بکثرت منقطع ہونے والا، نیکیوں اور حسنات کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ وہ پسند کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی سربلندی کے لئے وہ اپنا خون پانی کی طرح بہائے اور اس کی تمنا ہے کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ کی تائید میں اس کی جان قربان ہو۔ اور تمرد اختیار کرنے والوں کے فتنہ کو جڑ سے اکھاڑنے میں وہ ہر نیکی کے کرنے اور ہر سمندر میں غوطہ زن ہونے کے لئے تیار ہے۔

میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا صادق صدیق عطا کیا ہے جو فاضل، جلیل القدر (بہادری میں) شیر، باریک بین، گہری فکر والا اور خدا کی راہ کا مجاہد اور خدا کی خاطر کمال اخلاص سے ایسا محبت کرنے والا ہے کہ جس سے کوئی محبت کرنے والا سبقت نہیں لے جا سکا''۔

(حمامۃ البشریٰ۔ روحانی خزائن۔ جلد 7 صفحات 180-181)

مالی مدد کی بے نظیر مثال

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے مال کثیر سے حضرت مسیح موعود کی مدد کی جس کا ذکر بایں الفاظ میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ:۔

''حبی فی اللہ مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی۔ مولوی صاحب ممدوح کا حال کسی قدر رسالہ، فتح اسلام، میں لکھ آیا ہوں لیکن ان کی تازہ ہمدردیوں نے پھر مجھے اس وقت ذکر کرنے کا موقع دیا ہے۔ ان کے مال سے جس قدر مجھے مدد پہنچی ہے میں کوئی ایسی نظیر نہیں دیکھتا جو اس کے مقابل پر بیان کر سکوں۔ میں نے ان کو طبعی طور پر اور نہایت انشراح صدر سے دینی خدمتوں میں جان نثار پایا۔ اگرچہ ان کی روزمرہ زندگی اسی راہ میں وقف ہے کہ وہ ہر یک پہلو سے (۔) سچے خادم ہیں مگر سلسلہ کے ناصرین میں سے وہ اول درجہ کے نکلے۔ مولوی صاحب موصوف اگرچہ اپنی فیاضی کی وجہ سے اس مصرعہ کے مصداق ہیں کہ

قرار درکف آزاد گاں نگیرد مال

لیکن پھر بھی انہوں نے بارہ سو روپیہ نقد متفرق حاجتوں کے وقت اس سلسلہ کی تائید میں دیا''

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 ص 520)

اس پاک تحریر کی تشریح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اپنے ایک خطبہ میں یوں فرماتے ہیں۔

اب آپ لوگوں حیران ہونگے کہ بارہ سو روپیہ۔ مگر بارہ سو روپیہ اس زمانہ **کا آج کل** کے کروڑ سے بھی بڑھ کر ہے۔ آہستہ آہستہ جماعت کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی قربانیوں کی توفیق عطا فرمائی ہے اور توفیق بڑھتا جا رہا ہے۔ کسی زمانہ میں چند پیسے خدمت دین میں خرچ کئے جاتے تھے تو حضرت مسیح موعود (۔) ان کے بھی نام لکھتے تھے اور اب ایک ایک کروڑ دینے والے بھی موجود ہیں تو ان کے لئے کوئی فخر کی بات نہیں ہاں انکسار کی ضرورت ہے۔ اور شکر کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پاکیزہ لوگوں کی نسل میں ان کو بھی پاکیزگی عطا فرمائی اور جس طرح وہ مال کی محبت سے خالی ہوئے تھے یہ آج کل کے لوگ بھی مال کی محبت سے خالی ہوئے۔ مگر جو چند آنے کی اس وقت قیمت تھی وہ آج لاکھوں کی بھی قیمت نہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا جس پیار سے بارہ سو روپیہ کا ذکر کیا گیا ہے آج اگر کوئی بارہ کروڑ بھی دے تو اس کی برابری کو نہیں پہنچتا۔

(خطبہ جمعہ 9 مارچ 2001ء)

باقاعدہ اور مسلسل قربانی

حضرت مسیح موعود مزید قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کے متعلق فرماتے ہیں:۔

''بیس روپے ماہواری دینا اپنے نفس پر واجب کر دیا ہے اور ان کے سوا اور بھی ان کی مالی خدمات ہیں جو طرح طرح کے رنگوں میں ان کا سلسلہ جاری ہے۔ میں یقیناً دیکھتا ہوں کہ جب تک وہ نسبت پیدا نہ ہو جو محب کو (یعنی محبت کرنے والے کو) اپنے محبوب سے ہوتی ہے تب تک ایسا انشراح صدر کسی میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ ان کو خدا تعالیٰ نے اپنے قوی ہاتھ سے اپنی طرف کھینچ لیا ہے اور طاقت بالا نے خارق عادت اثر ان پر کیا ہے'' یعنی روزمرہ کی باتوں سے ہٹ کر اگر کوئی غیر معمولی اثر ہو تو اس کو خارق عادت کہتے ہیں۔ ''انہوں نے ایسے وقت میں بلاتردد مجھے قبول کیا کہ جب ہر طرف سے تکفیر کی صدائیں بلند ہونے کو تھیں اور بہتیروں نے باوجود بیعت کے عہد بیعت فسخ کر دیا تھا اور بہتیرے سست اور متذبذب ہو گئے تھے۔ تب سب سے پہلے مولوی صاحب ممدوح کا ہی خط اس عاجز کے اس دعویٰ کی تصدیق میں کہ میں ہی مسیح موعود ہوں قادیان میں میرے پاس پہنچا جس میں یہ فقرات درج تھے آمنا وصدقنا فاکتبنا مع الشاھدین .... مولوی صاحب نے وہ صدق قدم دکھلایا جو مولوی صاحب کی عظمت ایمان پر ایک محکم دلیل ہے۔ دل میں از بس آرزو ہے کہ اور لوگ بھی مولوی صاحب کے نمونہ پر چلیں۔ مولوی صاحب پہلے راستبازوں کا ایک نمونہ ہیں۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 520-522)

قدموں میں جگہ دو

حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں:۔

''میرے مخلص دوست للہی رفیق اخویم حضرت مولوی حکیم نوردین صاحب فانی فی ابتغاء مرضات ربانی ملازم و معالج ریاست جموں نے ایک عنایت نامہ 7 جنوری 1892ء اس عاجز کی طرف بھیجا ہے .... حضرت مولوی صاحب کے محبت نامہ موصوفہ کے چند فقرے لکھتا ہوں۔ غور سے پڑھنا چاہئے تا معلوم ہو کہ کہاں تک رحمانی فضل سے ان کو انشراح صدر و صدق قدم و یقین کامل عطا کیا گیا ہے۔ وہ فقرات یہ ہیں''۔

عالی جناب مرزا جی! مجھے اپنے قدموں میں جگہ دو۔ اللہ کی رضامندی چاہتا ہوں اور جس طرح وہ راضی ہو سکے تیار ہوں۔ اگر آپ کے مشن کو انسانی خون کی آبپاشی ضرور ہے تو یہ نابکار (مگر محب انسان) چاہتا ہے کہ اس کام میں کام آوے۔ تم کلامہ جزاہ اللہ۔

''حضرت مولوی صاحب جو انکسار اور ادب اور ایثار مال و عزت اور جانفشانی میں فانی ہیں وہ خود نہیں بولتے بلکہ ان کی روح بول رہی ہے۔ درحقیقت

ہم اسی وقت سچے بندے ٹھہر سکتے ہیں کہ جو خداوند منعم نے ہمیں دیا ہم اس کو واپس دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ ہماری جان اس کی امانت ہے اور وہ فرماتا ہے کہ (۔) کہ جس امانت کا کوئی اہل ہو اس کو اسی طرح سپرد کردو۔

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 338-340)

میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’اس جگہ میں اس بات کے اظہار اور اس کے شکر ادا کرنے کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ میرے ساتھ تعلق اخوت پکڑنے والے اور اس سلسلہ میں داخل ہونے والے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے محبت اور اخلاص کے رنگ میں ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں۔ نہ میں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔ سب سے پہلے میں اپنے ایک روحانی بھائی کا ذکر کرنے کے لئے دل میں جوش پاتا ہوں جن کا نام ان کے نور اخلاص کی طرح نور دین ہے۔ میں ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مال حلال کے خرچ سے اعلاء کلمہ (دین حق) کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں‘‘۔

ان کے دل میں جو تائید دین کے لئے جوش بھرا ہے اس کے تصور سے قدرت الٰہی کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے کہ وہ کیسے اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ وہ اپنے تمام مال اور تمام زور اور تمام اسباب ومقدرت کے ساتھ جو ان کو میسر ہیں ہر وقت اللہ رسول کی اطاعت کے لئے مستعد کھڑے ہیں۔ اور میں تجربہ سے، نہ صرف حسن ظن سے یہ علم صحیح واقعی رکھتا ہوں کہ انہیں میری راہ میں مال کیا بلکہ جان اور عزت تک دریغ نہیں۔ اور اگر میں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے‘‘۔ چنانچہ بالآخر یہی ہوا۔

’’ان کے بعض خطوط کی چند سطریں، بغرض نمونہ ناظرین کو دکھلاتا ہوں تا انہیں معلوم ہو کہ میرے پیارے بھائی مولوی حکیم نورالدین بھیروی معالج ریاست جموں نے محبت اور اخلاص کے مراتب میں کہاں تک ترقی کی ہے اور وہ سطریں یہ ہیں:۔

’’مولانا مرشدنا امامنا۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ عالی جناب میری دعا یہ ہے کہ ہر وقت حضور کی جناب میں حاضر رہوں اور امام زمان سے جس مطلب کے واسطے وہ مجدد کیا گیا وہ مطالب حاصل کروں۔ اگر اجازت ہو تو میں نوکری سے استعفیٰ دے دوں اور دن رات خدمت عالی میں پڑا رہوں۔ یا اگر حکم ہو تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں اور لوگوں کو دین حق کی طرف بلاؤں اور اسی راہ میں جان دوں۔ میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں ہے آپ کا ہے۔ حضرت پیرومرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال ودولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔ اگر خریدار براہین کے توقف طبع کتاب سے مضطرب ہوں‘‘۔ یعنی بعض لوگوں نے براہین احمدیہ کی اشاعت کے وقت یہ اظہار کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود (۔) نے جتنی جلدیں شائع کرنی تھیں اتنی نہیں کیں اور جو کچھ روپیہ وصول کیا وہ اس سے زیادہ تھا جو طباعت پر خرچ ہوا تو اس قسم کے بدظنوں کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں.......... اگر منظور ہو تو یہ سعادت ہے۔ میرا منشاء ہے کہ براہین کے طبع کا تمام خرچ میرے پر ڈال دیا جائے پھر جو کچھ قیمت وصول ہو وہ روپیہ آپ کی ضروریات میں خرچ ہو۔ مجھے آپ سے نسبت فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دعا فرماویں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو‘‘۔

’’مولوی صاحب ممدوح کا صدق اور ہمت اور ان کی غمخواری اور جانثاری جیسے ان کے قال سے ظاہر ہے اس سے بڑھ کر ان کے حال سے ان کی مخلصانہ خدمتوں سے ظاہر ہو رہا ہے‘‘۔

وہ محبت اور اخلاص کے جذبہ کاملہ سے چاہتے ہیں کہ سب کچھ یہاں تک کہ اپنے عیال کی زندگی بسر کرنے کی ضروری چیزیں بھی اسی راہ میں فدا کر دیں۔ ان کی روح محبت کے جوش اور مستی سے ان کی طاقت سے زیادہ قدم بڑھانے کی تعلیم دے رہی ہے اور ہر دم اور ہر آن خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 35-37)

سب کچھ قربان کر دیا

رسالہ نشان آسمانی میں حضرت مسیح موعود (۔) چند مخلص دوستوں کے خطوط کے ذکر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ایک خط کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’خلاصہ خط اخویم حضرت حکیم مولوی نورالدین سلمہ اللہ تعالیٰ معالج ریاست جموں۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ مع التسلیم امابعد۔ ایک خاکسار بلکہ بالکل نابکار اور خاکساری کے ساتھ نہایت ہی شرمسار بحضور حضرت مسیح الزمان عرض پرداز ہے کہ اس خادم بااخلاص اور دلی مرید کا جو کچھ ہے بتمام آپ ہی کا ہے زن وفرزند وروپیہ آبرو وجان‘‘۔

ایک مکان تعمیر کروایا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’7 دسمبر 1892ء کو اسی بنا پر اس عاجز نے ایک خط بطور اشتہار کے تمام مخلصوں کی خدمت میں بھیجا جو ریاض ہند پریس قادیان میں چھپا تھا جس کے مضمون کا خلاصہ یہ تھا کہ اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض یہ بھی ہے کہ تا ہر یک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات دینی وسیع ہوں اور معرفت ترقی پذیر ہو۔ اب سنا گیا ہے کہ اس کارروائی کو بدعت بلکہ معصیت ثابت کرنے کے لئے ایک بزرگ نے ہمت کر کے ایک مولوی صاحب کی خدمت میں جو رحیم بخش نام رکھتے ہیں اور لاہور میں چینیانوالی مسجد کے امام ہیں ایک استفتا پیش کیا جس کا یہ مطلب تھا کہ ایسے جلسہ پر روز معین پر دور سے سفر کر کے جانے میں کیا حکم ہے اور ایسے جلسے کے لئے اگر کوئی مکان بطور خانقاہ کے تعمیر کیا جائے تو ایسے مدد دینے والے کی نسبت کیا حکم ہے استفتا میں یہ آخری خبر اس لئے بڑھائی گئی جو مستفتی صاحب نے کسی سے سنا ہوگا جو حبی فی اللہ اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب نے اس مجمع (۔) کے لئے اپنے صرف سے جو غالباً سات سو روپیہ یا کچھ اس سے زیادہ ہوگا قادیان میں ایک مکان بنوایا جس کی امداد خرچ میں اخویم حکیم فضل دین صاحب بھیروی نے بھی تین چار سو روپیہ دیا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 ص 606)

اپنی جائیداد انجمن کے نام ھبہ کر دی

صدر انجمن احمدیہ کی پہلی مطبوعہ رپورٹ کے صفحہ 34 پر لکھا ہے:۔

1908ء میں حضرت مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب نے اپنی بھیرہ کی جائیداد قیمتی آٹھ ہزار روپیہ انجمن کے نام ھبہ کر دی حضرت مولوی صاحب اپنا سب کچھ ہی اس سلسلہ میں کئی بار فدا کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں اور احمدی قوم کے لئے قابل تقلید نمونہ ہیں۔

سفر نصیبین کے اخراجات کی تحریک

سیدنا حضرت مسیح موعود کے قلم مبارک سے 10 اکتوبر 1899ء کو مرکز سلسلہ سے ایک مفصل اشتہار شائع ہوا جس میں حضور نے مالی جہاد میں شامل خصوصی مخلصین کا نام بنام تذکرہ کرنے کے علاوہ پہلی مالی تحریکات کی طرف پرشوکت الفاظ میں توجہ دلائی علاوہ ازیں نصیبین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آثار قدیمہ کا مشاہدہ کرنے کے لئے ایک تین رکنی وفد بھجوانے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’میرے نزدیک یہ قرین مصلحت قرار پایا ہے کہ تین دانشمند اور اولوالعزم آدمی اپنی جماعت میں سے نصیبین میں بھیجے جائیں۔ سو ان کی آمدورفت کے اخراجات کا انتظام ضروری ہے۔ ایک ان میں سے مرزا خدابخش صاحب ہیں (۔) اور ایسا اتفاق ہوا ہے کہ مرزا صاحب موصوف کا تمام سفر خرچ ایک مخلص باہمت نے اپنے ذمہ لے لیا ہے اور وہ نہیں چاہتے کہ ان کا نام ظاہر کیا جائے۔ مگر دو اور آدمی ہیں جو مرزا خدابخش صاحب کے ہم سفر ہوں گے۔ ان کے سفر خرچ کا بندوبست قابل انتظام ہے‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص 164)

وفد کے باقی دو بزرگ ممبران یہ تھے۔

حضرت میاں جمال الدین صاحب سیکھوانی حضرت مولوی حکیم قطب الدین صاحب بدوملہی۔ مرزا خدابخش صاحب کا سفر خرچ حضرت مولانا نورالدین صاحب نے اپنے ذمہ لیا اور باقی دو ارکان کے اخراجات حضرت نواب محمد علی خاں صاحب نے پیش کر دیئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 ص 64-65)

یتامیٰ ورمساکین فنڈ

یتامیٰ اور مساکین فنڈ کی اعانت کے لئے حضور نے اپنی جاری فرمودہ تحریک (جنوری 1909ء) کے لئے خود بھی سو روپیہ عطا فرمایا۔

(بدر 21 جنوری 1909ء ص 1-2)

تعمیر مدرسہ بورڈنگ

مئی 1909ء میں بورڈنگ مدرسہ کی تعمیر کے لئے حضرت خلیفہ اول کے زیر ہدایت مولانا محمد علی صاحب سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ نے تیس ہزار روپے کی اپیل کی۔ حضرت نے اس رقم کی فراہمی کے لئے حسب ذیل ممبران پر مشتمل ایک وفد بھی مقرر فرمایا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب، جناب ڈاکٹر مرزا محمد یعقوب بیگ صاحب، حضرت مفتی محمد صادق صاحب، جناب خواجہ کمال الدین صاحب، جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب، حضرت شیخ یعقوب علی صاحب اور مولوی محمد علی صاحب، وفد نے قادیان مرکز احمدیت سے اپنے کام کا آغاز کیا۔ مخلصین قادیان نے اس مبارک مقصد کے لئے سولہ سو روپے دینے کا وعدہ کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے چھ سو روپیہ کے چندہ سے جو مطلوبہ رقم کا پچاسواں حصہ تھا اس بابرکت تحریک کی ابتدا ہوئی۔ وفد کے پروگرام میں جموں، جہلم، گجرات، وزیر آباد، گوجرانوالہ اور لاہور کا دورہ بھی تھا۔

(اخبار بدر قادیان 13 مئی 1909ء ص 6 کالم 2-3)

ایک ایمان افروز واقعہ

محترم شیخ عبداللطیف صاحب بٹالوی نے بیان کیا۔ کہ ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں مولوی غلام محمد صاحب امرتسری حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ’’دارالضعفا‘‘ اور سکول میں غریب طالب علم جو غالباً مالابار کے تھے۔ ان کے پاس سردی سے بچنے کے لئے کپڑے نہیں حضور نے فرمایا۔ ہم ابھی دعا کرتے ہیں۔ چنانچہ دعا شروع کر دی۔ دوسرے یا تیسرے دن اٹلی کے اعلیٰ قسم کے کمبل آنے شروع ہو گئے اور جوں جوں آتے حضور تقسیم فرما دیتے۔ جب نواں یا گیارہواں کمبل آیا۔ تو آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت اماں جی کو وہ کمبل بہت ہی پسند آیا۔ اور عرض کی۔ کہ یہ کمبل تو ہم نہیں دیں گے۔ حضرت نے مسکرا کر فرمایا۔ آج اکیس کمبل آنے تھے مگر اب نہیں آئیں گے۔ چنانچہ اس کے بعد کوئی کمبل نہیں آیا۔

محترم قریشی ضیاء الدین صاحب ایڈووکیٹ نے بیان کیا۔ کہ ساتواں یا نواں کمبل تھا۔ جو حضرت اماں جی نے رکھ لیا تھا۔ جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا۔ کہ اگر تم نہ لیتیں تو آج 18 کمبل آتے۔ مگر اب نہیں آئیں گے۔

(حیات نور ص 517)

یتیم بچوں کے اخراجات برداشت کرتے

جناب چوہدری غلام محمد صاحب بی اے کا بیان ہے کہ:-

ایک دفعہ آپ نے اپنے بڑے لڑکے میاں عبدالحیٔ مرحوم کو بورڈنگ میں داخل کرادیا۔ اور مجھے لکھ دیا کہ میں غریب آدمی ہوں۔ اس لئے عزیز عبدالحیٔ کے خرچ میں حتی الوسع کفایت کرنے کی کوشش کریں۔ میں نے حاضر ہوکر عرض کی۔ کہ اگر عبدالحیٔ کا کھانا گھر سے آجایا کرے تو خرچ میں بہت تخفیف ہوسکتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی نوکر نہیں ہے۔ اس لئے کھانا بھیجنا بہت مشکل ہے۔ نیز میری بیوی اکثر بیمار رہتی ہے۔ اس لئے وقت کی پابندی بھی مشکل ہے۔ اس لئے بورڈنگ کے خرچ میں ہی تخفیف کریں۔

حضور نے اپنے بچہ کے متعلق کفایت شعاری کیلئے اس قدر تاکید فرمائی۔ حالانکہ اس وقت بورڈنگ ہاؤس میں پانچ یا چھ یتیم ایسے تھے جن کا خرچ آپ اپنی گرہ سے دیتے تھے اور ان کے خرچ میں تخفیف مدنظر رکھنے کے لئے آپ نے کبھی بھی نہیں فرمایا تھا۔

میاں عبدالحیٔ کی تعلیم کی پہلی ماہ کی رپورٹ لیکر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جس میں میں نے لکھا تھا کہ عزیز عبدالحی اس ماہ میں باقاعدہ نمازیں پڑھتا رہا ہے۔ آپ نے رپورٹ پڑھ کر اپنی جیب سے ایک روپیہ نکال کر دیا۔ اور فرمایا کہ رسول کریمؐ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی خوشخبری دے تو اسے کچھ دینا چاہئے۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ خداتعالیٰ نے مجھے بڑھاپے میں لڑکے دے کر اس شرک سے بھی بچالیا ہے کہ میں بچوں سے کوئی خدمت کی بھی امید رکھ سکوں۔ نیز میرے پاس کوئی سند نہیں ہے اور جہاں تک مجھے یاد ہے۔ میرے باپ دادا کے پاس بھی کوئی سند نہیں تھی۔ لیکن ہم سب عزت کی روٹی کھاتے رہے ہیں۔ اس لئے میرے بچوں کو سندوں کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ میں یہ چاہتا ہوں۔ کہ اگر ان میں سے کوئی نیک ہوجائے تو میرے لئے بعد میں دعا کرسکے۔

(حیات نور ص 631)

دو روپے کے بدلے ایک سو تراسی روپے

حضرت ماسٹر عبدالرحمن صاحب سابق مہر سنگھ کا بیان ہے کہ:-

''ابتدائی زمانہ میں (قادیان) نہ کوئی ہسپتال تھا۔ نہ سیونگ بینک ڈاکخانہ کا۔ اکثر لوگ حضرت مولوی صاحب کے پاس اپنا روپیہ جمع کروا دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک مہمان نے کہا۔ کہ میں نے 4 بجے شام کی گاڑی سے وطن جانا ہے۔ میرا روپیہ دیں دے۔ مجھے معلوم تھا کہ اس وقت آپ کے گھر میں روپیہ موجود نہیں۔ کیونکہ اکثر میں ہی گھر کا کام کاج کرتا اور سودا لایا کرتا تھا۔ بلکہ برسات میں کوٹھے پر مٹی بھی ڈالا کرتا تھا۔ حضرت مولوی صاحب نے اپنی صدری کی جیب میں سے دو روپے نکال کر مجھے دئے اور فرمایا کہ فلاں بیوہ کے گھر دے آؤ۔ میں نے تعمیل ارشاد کی۔ اور پھر آپ کے مطب میں آکر بیٹھ گیا۔ 12 بجے کے قریب ایک غیر معروف شخص آیا۔ اس نے ایک سو تراسی روپے چاندی کے مولوی صاحب کے سامنے رکھ دئے۔ ہم نہیں جانتے تھے کہ یہ کون ہے اور کہاں سے آیا ہے۔ وہ روپیہ ڈال کر چلتا ہوا۔ حضرت مولوی صاحب نے مجھے فرمایا کہ وہ مہمان جو روپیہ مانگتا تھا کہاں ہے۔ میں نے عرض کی کہ مہمان خانے میں ہے فرمایا اس کو بلالاؤ چنانچہ میں اسے بلالایا۔ اس پر مولوی صاحب نے فرمایا بھائی یہ اپنا روپیہ لے لو۔ اس پر مہمان نے معذرت کی کہ حضور کو تکلیف ہوئی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ہم نے تو اللہ تعالیٰ سے سودا کیا تھا کہ دو روپے کسی مستحق بیوہ کو دئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں یہ روپیہ بھیج دیا۔

(حیات نور ص 549)

آپ کا مطب

حضرت خلیفۃ المسیح کا مطب ناداروں کے لئے اور غریبوں اور مسکینوں کے لئے تھا۔

آپ اپنا قیمتی وقت خرچ کرتے۔ اپنی اعلیٰ علمی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ان غرباء کا علاج کرتے۔ اور کبھی نہ تھکتے۔ اور اکثر اوقات ان محتاجوں کو بغیر رقم کے قیمتی نسخہ جات مع ادویات عطا فرماتے۔

اور بسا اوقات اپنی جیب سے رقم عطا فرماتے یہ مطب قادیان تشریف لانے سے لے کر آخر دم تک جاری رہا۔

توکل کا اعلیٰ مقام

آپ ریاست میں ایک معقول تنخواہ پانے کے علاوہ سال میں متعدد مرتبہ بیش بہا انعام و کرام سے بھی نوازے جاتے تھے مگر وہ ساری رقم آپ طلباء، بیوگان، یتامیٰ اور دیگر ضرورتمندوں کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کردیتے تھے اور بالکل متوکلانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ جموں میں حاکم نام ایک ہندو پنساری تھا۔ وہ ہمیشہ آپ کو نصیحتاً کہا کرتا تھا کہ آپ ہر ماہ کم از کم یک صد روپیہ پس انداز کرلیا کریں۔ یہاں بعض اوقات اچانک مشکلات پیش آجایا کرتی ہیں۔ مگر آپ اسے ہمیشہ یہی فرمایا کرتے تھے کہ ایسے خیالات لانا اللہ تعالیٰ پر بدظنی ہے۔ ہم پر انشاء اللہ کبھی مشکلات نہ آئیں گے۔ جس روز آپ کو ملازمت سے علیحدگی کا نوٹس ملا۔ وہ ہندو پنساری آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مولوی صاحب! شاید آج آپ کو میری نصیحت یاد آئی ہوگی۔ آپ نے فرمایا تمہاری نصیحت کو میں جیسا پہلے حقارت سے دیکھتا تھا آج بھی ویسا ہی حقارت سے دیکھتا ہوں۔ ابھی وہ آپ سے باتیں ہی کررہا تھا کہ خزانہ سے چار سو اسی روپے کی ایک رقم آپ کی خدمت میں اس چٹھی کے ہمراہ پہنچا دی گئی کہ یہ آپ کی ان دنوں کی تنخواہ ہے جو اس ماہ میں سے گزر چکے ہیں۔ اس پنساری نے افسروں کو گالی دے کر کہا کہ ''کیا نوردین تم پر نالش تھوڑا ہی کرنے لگا تھا'' ابھی وہ اپنے غصہ کو فرو نہ کرنے پایا تھا کہ ایک رانی صاحبہ نے آپ کے پاس اپنے جیب خرچ کا بہت سا روپیہ بھجوایا اور معذرت بھی کی کہ اس وقت ہمارے پاس اس سے زیادہ روپیہ نہیں تھا ورنہ ہم اور بھی بھجواتے۔ اس روپیہ کو دیکھ کر تو اس پنساری کا غضب اور بھی بڑھ گیا۔ آپ اس وقت ایک لاکھ پچانوے ہزار روپیہ کے مقروض بھی تھے اور اسے اس قرض کا علم تھا۔ اس قرض کی طرف اشارہ کر کے وہ کہنے لگا کہ بھلا یہ تو ہوا جن کا آپ کو قریباً دو لاکھ روپیہ دینا ہے وہ اپنا اطمینان کئے بغیر آپ کو کیسے جانے دیں گے۔ ابھی اس نے یہ بات ختم ہی کی تھی کہ قارض کا ایک آدمی آیا اور بڑے ادب سے ہاتھ باندھ کر کہنے لگا کہ میرے پاس ابھی تار آیا ہے میرے آقا فرماتے ہیں کہ ''مولوی صاحب کو تو جانا ہے۔ ان کے پاس روپیہ نہ ہوگا۔ تم ان کا سب سامان گھر جانے کا کردو اور جس قدر روپیہ کی ان کو ضرورت ہو، دیدو، اور اسباب کو وہ ساتھ نہ لے جا سکیں تو تم اپنے اطمینان سے بحفاظت پہنچوا دو۔ آپ نے فرمایا کہ

''مجھ کو روپیہ کی ضرورت نہیں۔ خزانہ سے بھی روپیہ آ گیا ہے اور ایک رانی نے بھی بھیج دیا ہے۔ میرے پاس روپیہ کافی سے زیادہ ہے اور اسباب میں سب ساتھ ہی لے جاؤں گا۔ آپ فرماتے ہیں:-

''غالباً اس وقت میرے پاس بارہ سو یا اس سے بھی کچھ زیادہ روپیہ آ گیا تھا۔ وہ ہندو پنساری کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا کہ پرمیشر کے یہاں بھی کچھ لحاظ داری ہی ہوتی ہے۔ ہم لوگ صبح سے لے کر شام تک کیسے کیسے دکھ اٹھاتے ہیں۔ تب کہیں بڑی دقت سے روپیہ کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ بھلا اور تو ہوا۔ اس احمق کو دیکھو اپنے روپیہ کا مطالبہ تو نہ کیا۔ اور دینے کو تیار ہوگیا''۔

آپ فرماتے ہیں:-

''میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ دلوں کو جانتا ہے۔ ہم اس کا روپیہ انشاء اللہ جلد ہی ادا کردیں گے۔ تم ان بھیدوں کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔

(حیات نور ص 181-182)

بخل دور کرنے کا علاج

فرمایا ''بخل دور کرنے کا علاج یہ ہے۔ کہ جب ایک پیسے کا بخل ہو تو دو پیسے دے دینے چاہئیں۔ اور دو پیسے کا بخل ہو تو چار دے دینے چاہئیں۔ اس کا میں نے جوانی میں خوب تجربہ کیا ہے۔ اور بہت فائدہ اٹھایا ہے''۔

(بدر 9/اپریل 1911ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:-

''چندہ دینے والے متقی اور صادق کو قبول کرنے والے اس دنیا میں بھی مشکلات سے امن میں رہے اور آخرت میں بھی امن سے رہیں گے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اسلام میں سب سے پہلے یہ کام کیا تھا۔ خلافت کے ابتداء میں جو مشکلات پیش آئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ان سب سے بآسانی خلیفہ اول کو عبور کرادیا۔ اور ہر ایک کے لئے یہی وعدہ ہے''۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان 8/اگست 1912ء ص 329)

زبذل مال ، در راہش ، کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا
بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسماں است ایں بہر حالت شود پیدا

نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا مرکز
احمد موٹرز
157/13 فیروزپور روڈ- مسلم ٹاؤن موڑ لاہور
رابطہ کیلئے- مظفر محمود- فون آفس 32-7572031
رہائش 142/D ماڈل ٹاؤن لاہور

احمد پیکجز
آؤٹ ڈور ایڈورٹائزر
فون آفس 051-5478737
موبائل 0320-4924412

H.J (PVT) LTD
Faiz Abad 913- Murree road
Rawalpindi Workshop, mechanical,
electrical Denting and painting in
oven All kinds of vehical
tel 4454823 Mob 0300-9569692

زاہد اسٹیٹ ایجنسی
لاہور- اسلام آباد- کراچی میں جائیداد کی
خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
10 ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 5415592-7441210-7831607
0300-8458676
چیف ایگزیکٹو: چوہدری زاہد فاروق

BOOK POINT
Commercial Area
Chaklala Scheme NO 3
Rawalpindi Ph.5504262
Prop: Syed Munawwar Ahmad

رحمان کون مہندی- ابٹن نور، نور بیوٹی سوپ
پرس- بیگ- کاسمیٹکس
رحمان جنرل سٹور
بابر مارکیٹ مین بازار سیالکوٹ پاکستان
فون نمبر 597058

ڈیجیٹل ریسیورز نہایت سستے داموں میں دستیاب ہیں۔ ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر
اقصی روڈ ربوہ
211274-213123

صوفی نام ہے اعتماد کا
صوفی گھی، صوفی صابن، صوفی کینولہ آئل
صوفی سویابین، صوفی سن فلاور، اور 16 لیٹر ٹن پیک میں بھی دستیاب ہے
ڈیلر: راؤ عبد الجبار ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ فون دکان 214208 رہائش 212458

چوہدری اکبر علی موبائل: 0300-9488447
پروپرائیٹر
عمر اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
9۔ ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ فون: 5418406-7448406

HAROON'S
Shop No.5.Moscow plaza
Blue Area Islamabad
PH:826948
Shop No.8 Block A,
Super Market Islamabad
PH:275734-829886

یونین گلاس اینڈ پینٹ سٹور
عمارتی شیشہ ورنگ وروغن کا مرکز سٹاکسٹ: امپورٹڈ فلوٹ گلاس۔ گرے گرین
آکشن بلیو ڈیلر: نیلم گلاس انڈسٹریز حسن ابدال گنج گلاس ورکس حسن ابدال
پروپرائٹرز:۔ محمد اشرف ڈھڈی اینڈ برادرز کالج روڈ۔ سرگودھا فون آفس 0451-216585

ڈیلرز:۔ فاسفورک ایسڈ۔ سلفیورک ایسڈ۔ ہائیڈروکلورک ایسڈ بازار سے بارعایت خریدیں۔ مینوفیکچررز۔ نائیٹرک ایسڈ
وڑائچ کیمیکلز
کچا شیخوپورہ روڈ۔ گوجرانوالہ
فون آفس 0431-220021
پروپرائٹرز:۔ چوہدری اعجاز احمد وڑائچ۔ چوہدری ندیم احمد وڑائچ

حسین اور دلکش زیورات کا مرکز
الحمید جیولرز
دکان 1۔ مبارک مارکیٹ
ریلوے روڈ گلی 1۔ ربوہ
فون شوروم 214220 فون رہائش 213213
پروپرائٹرز: میاں محمد نصر اللہ۔ میاں محمد کلیم ظفر ابن میاں محمد امین

تمام ائر لائنز کے ٹکٹ خصوصی رعائتی ریٹ پر دستیاب ہیں
کمپیوٹرائزڈ ریزرویشن کیلئے ہماری خدمات حاضر ہیں
ملٹی سکائی ٹریولز اینڈ ٹورز پرائیویٹ لمیٹڈ
S.N.C-6 سنٹر بلاک 12/D فضل الحق روڈ بلیو ایریا۔ اسلام آباد
فون آفس 2273094-2873030-2873680
فون ڈائریکٹ: 2275794 فیکس: 2825111
Email:multiskytours@hotmail.com

SANKY RUBBER PARTS
SRP
سینکی
ربڑ پارٹس
SANKY HOSEPIPE
SANKY RUBBER PARTS
KING HOSEPIPE
سپیشلسٹ: آٹو ریڈی ایٹر ہوز پائپ، آٹو ربڑ پارٹس
امپورٹڈ میٹریل سے ماہرین کی نگرانی میں تیار شدہ
چلنے میں بے مثال کارکردگی میں لاجواب
تمام گاڑیوں اور ٹریکٹروں کیلئے موزوں ترین
جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور
طالب دعا: میاں عباس علی، میاں ریاض احمد، میاں تنویر اسلم
Ph: 042- 7924511, 7924522
SANKY RUBBER PARTS

GUILD KEY
MTA
ایم ٹی اے کیلئے معیاری ڈیجیٹل ریسیور نہایت مناسب قیمتوں پر دستیاب ہیں۔ راولپنڈی اسلام آباد کے علاوہ دوسری جماعتوں کیلئے بھی سپیشل پیکیج دستیاب ہیں نیز اے سی، سپلٹ یونٹ فریج، فریزر کی فٹنگ اور سروس بھی کی جاتی ہے۔ جناح سپر اسلام آباد
فون 051-2650364 موبائل 0320-4906118

SHARIF
JEWELLERS
RABWAH ☎ 212515

صابر اینڈ کو
ڈیلر پی ایس او۔ کالٹیکس آئل۔ شیل آئل
گنیش ملز روڈ چوک لال ملز بالمقابل پی ایس او ڈپو
فیصل آباد فون نمبر 617705-648705

مینوفیکچررز و ڈیلر واشنگ مشین۔ گیزر کوکنگ رینج۔ ہیٹر وغیرہ
نور ہوم اپلائنسز
1-B/32 چاندنی چوک راولپنڈی
پروپرائٹر: محمد سلیم منور
فون: 051-4451030-4428520

ESTD. 1924 MAS Ph: 7237516
THE RAJPUT CYCLE WORKS
NASEER AHMED RAJPUT
MUNEER AHMED AZHAR RAJPUT
MEHBOOB ALAM & SONS
24-NILA GUMBAD, LAHORE.
Deals In:
ALL SORTS OF CYCLES, CYCLE PARTS, BABY CYCLES BABY CARS, PRAMS, SWINGS, WALKERS & ETC.

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی وکوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز
سبزی منڈی۔ اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

خان نیم پلیٹس
ٹاؤن شپ لاہور
فون: 5150862 5123862
نیم پلیٹس، اسٹکرز، شیلڈز معیاری سکرین پرنٹنگ، ڈیزائننگ اور کمپیوٹرائزڈ پلاسٹک فوٹو سیکورٹی کارڈز
ای میل: Knp_pk@yahoo.com

برکات خلافت کے زندہ معجزے۔ ربانی تائیدیں

حضرت مصلح موعود کے حضور جماعت احمدیہ ہندوستان کا سپاسنامہ

برموقع جلسہ جوبلی 1939ء

خلافت جوبلی جلسہ سالانہ 1939ء پر ہندوستان کے احمدیوں کی طرف سے خلافت جوبلی کے محرک حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے مندرجہ ذیل سپاس نامہ پڑھ کر سنایا:۔

سیدنا حضرت (۔) خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

یہ خاکسار حضور کی خدمت میں اس نہایت مبارک اور پراز مسرت تقریب پر جب کہ حضور اپنے عہد خلافت کے پچیس سال پورے فرما رہے ہیں۔ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی طرف سے دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

سیدنا! ہمارے لئے یہ خوشی کا دن حقیقۃً ایک عید کا دن ہے۔ کیونکہ جس طرح (دین) کی عیدیں عبادتوں اور قربانیوں کے بعد منائی جاتی ہیں۔ اسی طرح حضور کی خلافت کے پچیس سالہ زمانہ جو خدا کی نصرتوں اور اس کے نشانوں اور حضور کی قیادت میں جماعت کی قربانیوں اور دینی سرگرمیوں سے معمور ہے۔ ہمارے لئے خوشی کی عید کو ممکن اور جائز کر دیا ہے۔ یہ خوشی حقیقتاً حضور کی خوشی ہے۔ کیونکہ اس پچیس سالہ دور میں جو شاندار ترقیات جماعت کو نصیب ہوئی ہیں۔ اور جو خدمت حضور نے رضائے الٰہی اور اعلائے کلمۃ اللہ کی سرانجام دی ہے۔ وہ حقیقتاً حضور ہی کے انفاس قدسیہ کی برکت سے ہے۔ مگر خادم اپنے آقا سے الگ نہیں۔ اور دراصل آقا کی عید ہی خادم کی حقیقی عید ہوتی ہے۔

سیدنا! حضور کی تربیت کے ماتحت ہمارے دلوں میں اس بات کا پورا پورا احساس ہے کہ (دینی) عید دو پہلو رکھتی ہے۔ ایک یہ کہ بندہ اس توفیق پر جو خدا تعالیٰ نے اسے ماضی میں خدمت اور قربانی کی عطاء فرمائی۔ اپنے دل میں ایک غیر معمولی خوشی محسوس کرتا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ وہ اس احساس کو آئندہ کی خدمات اور قربانیوں کے لئے اپنے دل میں ایک بیج کے طور پر جگہ دیتا ہے۔ اور یہ بیج اس طرح سے ایک عہد کا رنگ رکھتا ہے کہ وہ آئندہ اپنے خالق و مالک کے رستے میں بیش از پیش قربانی اور خدمت کا نمونہ دکھائے گا پس جہاں ہم گزشتہ پر حضور کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ وہاں آئندہ کے متعلق حضور سے یہ درخواست بھی کرتے ہیں کہ حضور دعا فرمائیں کہ جماعت کی تاریخ کا ابتدائی پچاس سالہ دور اور حضور کی خلافت کا پچیس سالہ زمانہ جماعت کی آئندہ قربانیوں اور ترقیات کے لئے بطور ایک بیج کے ہو جائے اور آئندہ ترقیات کے ساتھ اس کی وہی نسبت ہو۔ جو ایک چھوٹے سے بیج کو ایک شاندار درخت کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔

سیدنا! اس مبارک تقریب پر جو جذبات عشق و وفا ہمارے دلوں میں اس وقت موجزن ہیں ہم الفاظ میں ان کے اظہار کی طاقت نہیں پاتے۔

قلم را آں زباں نبود کہ سرّ عشق گوید باز
ورائے حد تقریر است شرحِ آرزومندی

لیکن ہمارے قلوب کی کیفیت کا اندازہ وہ شخص کر سکتا ہے کہ جس کی آنکھوں کے سامنے ایک طرف اس حالت کی تصویر موجود ہو۔ جو آج سے پچیس سال قبل جماعت کی تھی۔ اور دوسری طرف اس کے سامنے اس حالت کی تصویر بھی موجود ہو۔ جو خدا کے فضل سے آج جماعت کی ہے۔ اور وہ ان خطرات سے بھی واقف ہو۔ جو اس عرصہ میں جماعت کو پے در پے پیش آتے رہے ہیں۔ اور ان دعاؤں اور قربانیوں سے بھی آگاہی رکھتا ہو۔ جو حضور نے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اور احمدیت کے کمزور اور نازک پودے کی حفاظت اور آبپاشی کی خاطر فرمائیں۔

سیدنا! اس پچیس سالہ دور میں کوئی دن بلکہ کوئی لحظہ جماعت پر ایسا نہیں گزرا۔ کہ جس میں وہ حضور کی قیادت کی برکات سے متمتع نہ ہوئی ہو۔ بلکہ حق تو یہ ہے کہ خود جماعت بھی پورے طور پر ان خطرات کی حقیقت سے آگاہ نہیں۔ جن سے حضور نے جماعت کی حفاظت کا انتظام فرمایا۔ اور نہ ہی وہ پورے طور پر ان برکتوں اور نعمتوں پر آگاہی رکھتی ہے۔ جو حضور کی خلافت کے دوران اسے حاصل ہوئیں۔

سیدنا! حضور کی خلافت صرف (دعوتی) اور تربیتی برکات سے ہی مزین نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہر رنگ کی برکات اور ہر میدان کے فضائل اور حسنات سے نوازا ہے۔ ہم اس بات کے اظہار کی طاقت نہیں پاتے۔ کہ ہمارے دلوں میں کس قدر انبساط و امتنان کی لہریں موجزن ہوتی ہیں۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارا سردار اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید کے ساتھ قیادت کے ہر میدان کا شہسوار ہے۔ وہ معرفت الٰہی اور تقویٰ اللہ کا ایک زبردست مجسمہ ہے۔ وہ نور قرآن اور علوم دین کا ایک وسیع سمندر ہے۔ وہ احکام (دین) اور شریعت کی باریک در باریک حکمتوں کا ایک کامل استاد ہے۔ اور انسان یوں محسوس کرتا ہے کہ گویا اس زمانہ میں یہ شعر اسی کے لئے کہا گیا ہے کہ۔

از رموز شرع و حکمت باہزاراں اختلاف
نکتۂ ہرگز نہ شد فوت از دل دانائے تو

سیدنا! ابتدائے ایام خلافت سے ہی حضور نے نظام جماعت کی بنیاد ایسے اسلوب پر رکھی۔ جو اعلیٰ سے اعلیٰ دماغوں کے لئے باعث رشک و عبرت اور وابستگان خلافت کے لئے باعث ناز و فخر ہے۔ سیاسیات دینیہ اور ملکیہ میں حضور نے ہر موقع پر نہ صرف جماعت کی۔ بلکہ تمام ملک کی وہ رہنمائی فرمائی۔ جن پر اغیار بھی صدق دل سے شاہد ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ اگر دنیوی میدان میں بھی مدبران اور سیاست دان ان اصولوں پر کاربند ہوتے۔ جن کی حضور نے آج سے 15 سال قبل تلقین فرمائی تھی۔ تو دنیا اس خطرناک مصیبت میں گرفتار ہونے سے بچ جاتی۔ جس کا وہ آج شکار بن رہی ہے۔ غرض چمنستان حیات انسانی کا کوئی قطعہ ایسا نہیں۔ جس کی آبپاشی کا سامان اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنے فضل ورحم کے ساتھ حضور کے ذریعہ نہ فرمایا ہو۔ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ سے محبت کرتے اور اس کے قرب کی تڑپ اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ وہ اس چشمہ سے سیراب ہو رہے ہیں۔ اور اس چشمہ کی دعوت عام ہے کہ جو چاہے آئے۔ اور اپنی پیاس کو بجھائے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین رکھتے ہیں کہ دنیا کی وہ قومیں بھی جو ابھی تک اس چشمہ کے حیات بخش پانی سے محروم ہیں۔ جلد یا بدیر اس سے شادابی حاصل کریں گی۔

سیدنا! ہماری نظر میں وہ وسعت نہیں۔ اور نہ ہمارے قلم میں وہ طاقت ہے کہ حضور کے فضائل کے کسی پہلو کو بھی پورے طور پر بیان کر سکیں۔ کیونکہ

• دامان نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار
گل چین بہار تو بداماں گلہ دارد

• مگر ہم اس مبارک موقعہ پر حضور کی اس حسین روحانی تصویر کو جو ہمارے دلوں کی گہرائیوں میں جاگزین ہے۔ اپنی آنکھوں کے سامنے لانے کی تڑپ بھی رکھتے ہیں۔ اس لئے ہم ان پیارے الفاظ کو اس جگہ دہرانے کی اجازت چاہتے ہیں جو خداوند علیم و خبیر نے اپنے برگزیدہ مسیح کی زبان پر حضور کی نسبت حضور کی ولادت سے بھی پہلے جاری فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے فرمایا:۔

"تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام تجھے ملے گا.........

وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا.........فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلا (۔) جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہے۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی.........وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ (۔)

آخر میں ہم پھر حضور کی خدمت میں اپنی دلی مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور حضور سے درخواست کرتے ہیں کہ حضور ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے۔ اور ہمیں اپنی رضا کے رستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم سے وہ کام لے جو اس کی خوشی کا موجب ہو۔ اور پھر وہ ہم پر ایسا خوش ہو کہ اس کے بعد ہم اور ہماری نسلیں قیامت تک اس کی خوشی اور رضا کی وارث رہیں۔ اور اے ہمارے پیارے امام ہم حضور کیلئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو ایک لمبی اور بامراد زندگی عطا کرے۔ بیش از پیش ترقیات دکھاوے۔ اور حضور کے آنے والے زمانہ کو گزرے ہوئے زمانہ کی نسبت بھی زیادہ مقبول اور زیادہ مبارک اور زیادہ شاندار بناوے۔

آمین اللھم آمین

(روئیداد جلسہ خلافت جوبلی صفحہ 39 تا 42)

صوت و تصویر کے معجزے

ایک طویل نظم کا آخری حصہ

صدائے فقیرانہ حق آشنا | گئی پھیلتی کو بکو جا بجا
جو آواز تھی قادیاں سے اٹھی | وہ اب شش جہت آشنا ہو گئی
مگر آج سو سال کے بعد اسے | وسائل عجب معجزانہ ملے
جو اس وقت باہر تھے ادراک سے | اگرچہ خدا کی نظر میں وہ تھے
ہے (-) ٹیلیویژن احمدیہ | فسوں سازی قدرت ثانیہ
یہ لہریں ہیں صوت اور تصویر کی | جو مظہر ہیں اللہ کی تقدیر کی
وہ قطرے جو تھے قادیاں پر گرے | وہ برسات بن کر برسنے لگے
یہ برسات دیکھو ذرا غور سے | جو ہے سارے عالم کو گھیرے ہوئے
صدا اس کی پرواز کرنے لگی | وہ گھر گھر کے اندر اترنے لگی
لپیٹے ہوئے کرہ ارض کو | صدا عالمی بیعتوں کی سنو
بظاہر وہ آواز تھی گونج سی | سمجھتا تھا اپنی زباں ہر کوئی
تھی اس میں مسیحا کی تائید بھی | نوشتوں پہ بات مذکور تھی
امامین باقر و صادق نے بھی | کہا اک علامت یہ مہدی کی تھی
جو مغرب سے آواز اس کی اٹھی | سنیں گے بھی دیکھیں گے بھی مشرقی
جو مشرق سے اس کا پیام آئیگا | وہ مغرب میں دیکھا سنا جائیگا
وہی صوت و تصویر کے معجزے | خدا نے جہاں کو دکھا بھی دیئے
بیک وقت لہروں پہ ہیں پھیلتی | پیام اس کا لے کر زبانیں کئی
ہوا جو خلافت کا چوتھا امیں | ملا دور اسے انقلاب آفریں
وطن تو اسے چھوڑ دینا پڑا | مگر ایم ٹی اے سے وہ گھر گھر گیا
زمام اس کو اس کی ہے جب سے ملی | ہیں لہریں رواں درس و تدریس کی
کبھی نور و عرفان کی مجلسیں | کہیں علم ابدان کی محفلیں
کہیں سننے والوں سے اپنا خطاب | کہیں بزم ہائے سوال و جواب
چلے آئے سائل مسائل کے ساتھ | کئے اس نے قائل دلائل کے ساتھ
کہیں بزم ارباب علم و ہنر | کہیں اپنے اطفال میں جلوہ گر
کہیں کالے گوروں کو یکجا کیے | زبانیں سکھاتے ہوئے دیکھیے
جو ربوہ کے تھے زخم خوردہ مکیں | انہیں مل گئی ایک حبل المتین
بفضل خدا ایم-ٹی-اے سے ملے | نئے حوصلے اور نئے ولولے
زن و مرد کی ایک آواز ہے | سب اقوام عالم کا اک ساز ہے
غرض آج سے سو برس پیشتر | ملی جو خبر یوں ہوئی مشتہر
صدا جو کبھی قادیاں سے اٹھی | وہ اک کاروان صدا بن گئی

اگر دل میں خوف خدا ہو کوئی
ہے کافی یہی ایک اعجاز ہی

غلط بات ہو گی کروں میں یہاں | نہ کچھ مہرباں دوستوں کا بیاں
مری آنکھ نے ان کو دیکھا یہاں | شب و روز کی کاوش جسم و جاں
پیام خلافت جو دے نو بنو | وہ اس ٹیلی ویژن کے ہیں پیشرو
ہر ایک ان میں آتش بجاں ہر گھڑی | ہے آنکھ ان کو کم کم مگر دیکھتی
یہاں عورتوں کا بھی اک کارواں | ہے مردوں کے شانہ بشانہ رواں
جدا ان کی نسلیں مگر اک مزاج | ہے اقوام کا اک حسیں امتزاج
خلافت کے سائے میں آئے ہوئے | ہیں اس در پہ دھونی رمائے ہوئے
دلوں پر ہے اس کی محبت کا راج | نہیں ان پہ حاکم کوئی تخت و تاج
ہراول کے دستہ میں اس فوج کے | ہیں تازہ محاذ ایک کھولے ہوئے

پس پردہ رہ کر ضیا بار ہیں
ہماری دعاؤں کے حقدار ہیں

عبدالمنان ناہید

سلک ویز ٹریول اینڈ ٹورز

بیرون ملک ہوائی سفر کے ارزاں ٹکٹ اور سفری انتظامات کے علاوہ پاکستان کے خوبصورت مقامات مثلاً مری، کاغان، سوات اور شمالی علاقہ جات کی سیاحت کے لئے آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی آج بھی آپ کے لئے ہماری خدمات ہمہ وقت حاضر ہیں
گوندل پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد
فون 2270987 فیکس 2277738

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ کے لئے کھانا ہضم کرتا ہے۔ ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
(رجسٹرڈ)
تیار کردہ: ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

ایم موسیٰ اینڈ سنز
M. MOOSA & SONS 100 YEARS ESTB. 1901
پروپرائیٹرز:
مظفر احمد ناگی۔ طاہر احمد ناگی
ڈیلرز:۔ ملکی وغیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بے بی آرٹیکلز
27۔ نیلا گنبد لاہور
فون: 7244220

ڈیلرز: سوزوکی موٹر سائیکل، ہنڈا کے جینیئن جاپانی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں، مرمت کی سہولت بھی ہے

منیر آٹوز / نصیر آٹوز

حسین آگاہی روڈ بالمقابل علمدار کالج ملتان

فون 540960-546497 فیکس 92-061-520882

انٹرنیشنل آٹوز

تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات

59-86 سپر آٹو مارکیٹ چوک

چوبرجی لاہور فون 042-7354398

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال

زیر نگرانی - پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان

اوقات کار - صبح 9:00 بجے تا شام 4:30 بجے

وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر - ناغہ بروز اتوار

86 - علامہ اقبال روڈ - گڑھی شاہو - لاہور

LIBRA

Institute of Information Technologies Hardware Software Consultancy, Management & Training

11- WARRIACH PLAZA, F-10 MARKAZ, ISLAMABAD.

TEL: 0092-51-2292396,

FAX: 0092-51-2292396

Email: Libra@isb.comsets.net.pk

GALAXY TRAVEL SERVICES

(PRIVATE) LTD.

Govt. Licence No. 207

CATERS FOR ALL YOUR TRAVEL NEEDS. HIGHLY TRAINED STAFF EQUIPPED WITH MOST MODERN COMPUTER RESERVATION SYSTEM READY TO SERVE YOU. DO CALL US

3, TRANSPORT HOUSE, EGERTON ROAD - LAHORE

TEL: (042) 6366588 - 6367099 - 6310449 FAX: (042) 6361599

ہر قسم کے ماربل سلیب - کچن کاؤنٹر ٹائل - کیمیکل پالش کے لئے

MARBLES

سٹار ماربل انڈسٹریز

پلاٹ 42-40 سٹریٹ 10 سیکٹر آئی نائن انڈسٹریل ایریا - اسلام آباد

فون آفس 051-4431121-4432047 پروپرائٹر: شیخ جمیل احمد اینڈ سنز

فونٹین بائیسکل پاکستانی وامپورٹڈ
نئی بائیسکل وسپیئر پارٹس

مبارک سائیکل مارٹ

نیلا گنبد لاہور

فون دوکان: 7239178 رہائش: 7225622

ربوہ میں ایک منفرد اور اعلیٰ ذائقے کا مرکز

علی تکہ شاپ

سیخی و شامی کباب، چکن تکہ کے ساتھ اب نئی پیشکش معیاری چکن اور بیف برگر

اقصیٰ روڈ ربوہ - پروپرائیٹر محمد اکبر فون 212041

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ - کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز - کوکیشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکرگڑھ

12 - ٹیگلور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل

042-6306163-6368130 Fax:042-6368134

E-mail:mobi-k@usa.net

ترقی کی شاہراہ پر رواں دواں

اہل ربوہ کے پرزور مطالبہ پر اتوار کے علاوہ بھی آپریشن کی سہولت مہیا کر دی گئی ہے - الحمد للہ

اپنے آپریشن کیلئے ہم سے رابطہ کریں - ہم آپ کے اعتماد پر پورا اتریں گے - انشاء اللہ

کنسلٹنٹ سرجن - ہر اتوار صبح 9 بجے تا 12 بجے

کنسلٹنٹ فزیشن ہر اتوار و بدھ بعد نماز عصر

گائنی کالوجسٹ اینڈ الٹراساؤنڈ سپیشلسٹ ہر روز آؤٹ ڈور میں

جنرل فزیشن و سرجن ہر روز - معیار بھی اور بچت بھی

مریم میڈیکل سنٹر

یادگار چوک ربوہ فون 213944

HERCULES

خدمت کے 30 سال

Reliable Products for your Vehicle

TIN PACK

ہرکولیس فلٹرز

مینوفیکچرر

آئل فلٹر

پٹہ کمانی۔ سیلنسر بکس

وسلنسر پائپ اور

ربڑ پارٹس

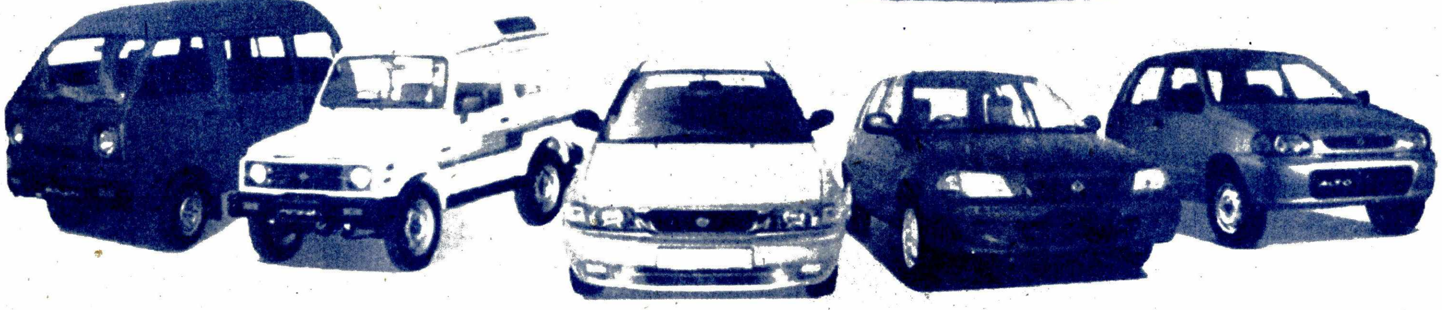

طالب دعا

میاں عبداللطیف۔ میاں عبدالماجد

Mian Bhai

میاں بھائی

کوٹ شہاب دین نزد فرخ مارکیٹ شاہدرہ لاہور

Ph: 042-7932514-5-6
Fax: 042-7932517 E-mail: mianbhai2001@yahoo.co.uk